

فضائل و مسائلِ رمضان

روزہ، تراویح، اعتکاف، شب قدر، زکوٰۃ، صدقہ فطر، عید الفطر،
نفل روزوں سے متعلق فضائل و احکام اور جدید مسائل پر مشتمل
مختصر و مفید رسالہ



مرتب

مفتی شیخ اسد اللہ یاسر حسامی

استاذ عربی تجوید القرآن ایجوکیشنل اینڈ چارٹریڈڈ ٹرسٹ حیدرآباد

فضائل و مسائل رمضان

روزہ، تراویح، اعتکاف، شب قدر، زکوٰۃ، صدقہ فطر، عید الفطر،
نفل روزوں سے متعلق فضائل و احکام اور جدید مسائل پر مشتمل
مختصر و مفید رسالہ

مرتب

مفتی شیخ اسد اللہ یاسر حسامی

استاذ عربی تجوید القرآن ایجوکیشنل اینڈ چیارتھمیل ٹرسٹ حیدرآباد

ناشر:

تجوید القرآن ایجوکیشنل اینڈ چیارتھمیل ٹرسٹ حیدرآباد

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ

تفصیلات کتاب

| | |
|--------------|--|
| نام کتاب: | فضائل ومسائل رمضان |
| مرتب: | مفتی شیخ اسد اللہ یاسر حسامی |
| بہ اہتمام: | محترم جناب شیخ فرید صاحب مدظلہ |
| صفحات: | 64 |
| کمپوزنگ: | مولانا شیخ عبید اللہ جابر حسامی |
| سنہ اشاعت: | ۱۴۳۵ھ ۲۰۱۴ء |
| قیمت: | MRP 40/- |
| ناشر: | تجوید القرآن ایجوکیشنل اینڈ چیئر ٹیٹیل ٹرسٹ حیدر آباد |
| ملنے کے پتے: | مفتی شیخ اسد اللہ یاسر حسامی Cell: 9700629573 جامعہ اسلامیہ تجوید القرآن آزادنگر، عنبر پیٹ، حیدر آباد مکتبہ فیض ابرار نزد مسجد اکبری، اکبر باغ ملک پیٹ، حیدر آباد دکن ٹریڈرس نزد سردار محل، چارمینار، حیدر آباد ہندوستان پیپرایمپوریم مچھلی کمان، چارمینار، حیدر آباد |

فہرست کتاب

| | | | |
|----|--|----|---|
| ۲۳ | افطار احکام و مسائل | ۵ | کلمات تبریک |
| ۲۴ | روزہ کھولنے کی دعا | ۶ | تقریظ |
| ۲۴ | بیرون ممالک میں مقیم حضرات سے متعلق اہم مسائل | ۷ | تقریظ |
| ۲۵ | تراویح احکام و مسائل | ۸ | کلمات تحسین |
| ۲۷ | زکوٰۃ احکام و مسائل | ۹ | رمضان کی عظمت و فضیلت |
| ۲۷ | زکوٰۃ نہ دینے پر وعید | ۱۱ | روزہ، احکام و مسائل |
| ۲۸ | زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط | ۱۱ | روزہ کی فضیلت |
| ۲۸ | وہ شرائط جو مال سے متعلق ہیں | ۱۲ | روزہ کن لوگوں پر فرض ہے |
| ۲۹ | نصاب زکوٰۃ کی مقدار | ۱۲ | روزہ کی ادائیگی کن لوگوں پر فرض نہیں ہے |
| ۲۹ | زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائے اور کس قیمت کا لحاظ کیا جائے؟ | ۱۲ | فوت شدہ روزہ کی قضا |
| ۳۰ | تاجرین کے لیے زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ | ۱۳ | فدیہ کی مقدار |
| ۳۰ | مشترکہ کاروبار کے حصہ داروں کی زکوٰۃ کا حکم | ۱۳ | وہ باتیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا کے ساتھ کفارہ واجب ہوتا ہے |
| ۳۱ | لڑکی کی شادی یا ضروری اشیاء کی خریدی کے لیے محفوظ کردہ رقم کا حکم | ۱۴ | ضروری وضاحت |
| ۳۱ | کرایہ پردی جانے والی چیزوں کی زکوٰۃ کا حکم | ۱۴ | خلاصہ: |
| ۳۱ | پلاٹ کی زکوٰۃ کا حکم | ۱۵ | روزہ کا کفارہ |
| ۳۱ | پرائیڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ کا حکم | ۱۵ | وہ باتیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا واجب ہوتی ہے |
| ۳۱ | شیئرز کی زکوٰۃ کا حکم | ۱۸ | وہ صورتیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا |
| ۳۲ | بانڈز کی زکوٰۃ کا حکم | ۲۰ | مسافر، حائضہ، ونفساء سے متعلق مسائل |
| ۳۲ | قرض Loans کی زکوٰۃ کا حکم | ۲۱ | مکروہات روزہ |
| | | ۲۱ | وہ باتیں جن سے روزہ بے نور ہو جاتا ہے |
| | | ۲۲ | وہ باتیں جو روزہ میں مکروہ نہیں ہیں |
| | | ۲۲ | سحری احکام و مسائل |

| | | | |
|----|---|----|--|
| ۳۷ | صدقہ فطر واجب ہونے کا وقت | ۳۴ | زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جاسکتی ہے |
| ۳۷ | صدقہ فطر کی مقدار | ۳۵ | نوٹ: |
| ۳۸ | صدقہ فطر کا مصرف | ۳۵ | وہ لوگ جن کو صدقہ اور زکوٰۃ دینے میں اولیت دینی چاہیے |
| ۵۱ | عید کا دن | ۳۶ | زکوٰۃ دینے کے آداب |
| ۵۱ | نماز عید کا وقت | ۳۸ | اعتکاف احکام و مسائل |
| ۵۱ | نماز عید کن لوگوں پر واجب ہے | ۳۸ | اعتکاف کی فضیلت |
| ۵۱ | عید کے روز غسل اور عمدہ کپڑے | ۳۸ | اعتکاف کرنے والے سے متعلق شرائط |
| ۵۲ | نماز عید کا طریقہ اور مسائل | ۳۸ | اعتکاف کہاں کیا جائے ؟ |
| ۵۴ | عید کیسے منائیں | ۳۸ | اعتکاف کا حکم |
| ۵۵ | شوال کے روزے | ۳۹ | اعتکاف میں بیٹھنے کا وقت |
| ۵۶ | سال بھر کے روزے | ۳۹ | اعتکاف کرنے والے کے حدود |
| ۵۶ | یوم عرفہ (نویں ذی الحجہ) کا روزہ | ۴۰ | اعتکاف ٹوٹنے کی صورتوں کا بیان |
| ۵۶ | یوم عاشورہ کا روزہ | ۴۰ | اعتکاف نہ ٹوٹنے کی صورتیں |
| ۵۶ | پندرہویں شعبان کا روزہ | ۴۰ | اعتکاف کی حالت میں مباح کام |
| ۵۶ | ایام بیض (قمری ماہ کے ۱۳، ۱۴، اور ۱۵) کے روزے | ۴۱ | اعتکاف توڑنے کی جائز صورتیں |
| ۵۸ | مکروہ و ممنوع روزے | ۴۲ | اعتکاف کو مکروہ کرنے والے کام |
| ۵۸ | عیدین اور ایام تشریق کا روزہ | ۴۲ | اعتکاف کی قضاء |
| ۵۸ | شعبان کے نصف آخر کا روزہ | ۴۲ | معتکف کے مشاغل |
| ۵۸ | صوم دہر | ۴۳ | شب قدر |
| ۵۸ | صوم وصال | ۴۵ | صدقہ فطر |
| ۵۹ | سولہ سیدوں کے نام سے روزے | ۴۵ | صدقہ فطر کن لوگوں پر واجب ہے؟ |
| ۶۰ | ماخذ و مصادر | ۴۵ | صدقہ فطر واجب ہونے کے لیے مال داری کا معیار |
| | | ۴۶ | ضروریات زندگی سے مراد |
| | | ۴۶ | صدقہ فطر کن لوگوں کی طرف سے دینا ہے اور کن کی طرف سے نہیں؟ |

کلماتِ تبریک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیزم مفتی اسد اللہ یا سر سلمہ ایک نوجوان عالم دین ہیں خدمتِ دین کے جذبہ کے حامل ہیں، ماہِ رمضان المبارک کے فضائل و مسائل پر انہوں نے ایک چھوٹا سا رسالہ مرتب فرمایا، روزہ، تراویح، اعتکاف، صدقہ فطر، زکوٰۃ سے متعلق بہت سے ضروری اور بکثرت پوچھے جانے والے مسائل کا تذکرہ کیا ہے، یہ مسائل اگرچہ بہت سی کتابوں میں مذکور ہیں لیکن ایسا چھوٹا کتابچہ جن کو خریدنا اور پڑھ لینا عوام کے لئے آسان ہوتا ہے کم دستیاب ہیں، اس لیے یہ ایک اچھی، مفید اور قابلِ قدر کوشش ہے جس سے عوام کو بہت نفع کی توقع ہے۔

مولف کتاب حوصلہ افزائی کے لائق ہیں، اللہ کرے یہ کوشش قبولیت پائے اور عوام اس سے خوب منتفع ہو۔

(حضرت مولانا) شاہ محمد جمال الرحمن مفتاحی (دامت برکاتہم)

۲۴ اپریل ۲۰۱۴ء ۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ

تقریظ

احکام شریعت سے واقفیت ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے، ماہ رمضان میں عاقل، بالغ و مسلمان پر روزہ فرض ہے، صاحب نصاب پر زکوٰۃ فرض ہے، جس کی ادائیگی عام طور پر مسلمان رمضان میں کرتے ہیں، رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف سنت علی الکفایہ ہے، رمضان ختم ہوتے ہی اگلے دن صبح صدقۃ الفطر کا وجوب صاحب نصاب پر عائد ہو جاتا ہے، اور دن ہی میں نماز عید الفطر ادا کی جاتی ہے، ان سب امور سے متعلق مسائل سے واقفیت ضروری ہے۔

پیش نظر کتابچہ اسی ضرورت کی تکمیل ہے، اللہ جزاء خیر دے برادر عزیز شیخ اسد اللہ حسامی کو جنہوں نے اس ضرورت کی تکمیل کی ہے، موصوف نے درج بالا امور سے متعلق پھیلے ہوئے مسائل میں سے اہم مسائل کا انتخاب کیا ہے، تاکہ قارئین مختصر وقت میں پیش آمدہ مسائل کو سمجھ سکیں اور اس کی روشنی میں روزہ اور اعتکاف ادا کریں، زکوٰۃ و صدقات نکالیں

راقم الحروف نے کتابچہ کا حرف حرف پڑھا ہے، اور تمام مسائل کو درست پایا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس قلمی کاوش کو قبول فرمائے اور دنیا و آخرت کی فلاح کا ذریعہ بنائے۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

شاہد علی قاسمی
معمتہ تعلیم

المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد

۳۰ شعبان ۱۴۳۲ھ ۱۰ جولائی ۲۰۱۳ء

☆☆☆☆☆☆☆☆

تقریظ

رمضان المبارک حق تعالیٰ شانہ کا اپنے بندوں پر انعام عظیم ہے، اس ماہ مبارک میں بعض خاص اعمال پر بندوں کے لیے رحمت و مغفرت اور جہنم سے نجات کی خوشخبری دی گئی ہے، ان خاص اعمال میں روزہ، تراویح، اعتکاف، اور مواساة یعنی غرباء پروری بھی شامل ہیں، اختتام رمضان پر عید اور صدقہ فطر کا حکم بھی ہے۔

عام طور سے علم دین سے دوری کی وجہ سے لوگ ان عبادات کی ادائیگی میں مختلف قسم کی کوتاہیاں کر بیٹھتے ہیں، جس سے نیکی برباد اور گناہ لازم کے مصداق ٹھہرتے ہیں، اس لیے علما کرام نے ہر زمانے میں عام فہم انداز میں عوام کے لیے مذکورہ عبادتوں کے احکام و مسائل جمع کر کے شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔

عزیزم مولانا اسد اللہ یا سر سلمہ دینی خدمات میں مصروف ہیں اور ماشاء اللہ لکھنے پڑھنے کا بھی ذوق رکھتے ہیں، یہ رسالہ ”فضائل و مسائل رمضان“ انہی کا مرتب کردہ ہے، اس عاجز نے ان کی خواہش پر مشاغل کی وجہ سے سرسری طور پر دیکھا اور نافع پایا ہے، جن کتب سے انہوں نے استفادہ کیا وہ خود معتبر ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ ان کی اس سعی کو شرف قبول عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

محمد عبدالقوی

ادارہ اشرف العلوم حیدرآباد

۱۰ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ

کلماتِ تحسین

بڑی سعادت کی بات ہے کہ ہمارے جامعہ کے استاذِ حدیث مفتی اسد اللہ یاسر حسامی صاحب نے ایک کتابچہ بعنوان احکامِ رمضان مرتب کیا ہے، جو مختصر اور سہل ہونے کے ساتھ ساتھ مستند اور نفع بخش بھی ہے چونکہ اکثر لوگوں کی بڑی کتابوں تک رسائی ناممکن ہے، موصوف نے بڑی حد تک کامیاب کوشش کی ہے، ہر کس و ناکس تک اس کا فائدہ پہنچے، اس کتاب سے اکابرین کی نسبت جڑی رہنے کی وجہ سے بندہ یقیناً کامل رکھتا ہے کہ حق تعالیٰ اس کو قبولیت بخشیں گے اور مزید کام کرنے کی توفیق بھی حاصل ہوگی

اللہ تعالیٰ موصوف کے علم و عمل کو قبول فرما کر دارین کی سعادت کا ذریعہ فرمائیں (آمین)

حافظ محمد غوث رشیدی

بانی و ناظم جامعہ اسلامیہ تجوید القرآن

۲۳، رجب، ۱۴۳۵ھ - ۲۳، مئی، ۲۰۱۴ء

رمضان کی عظمت و فضیلت

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخر تاریخ میں ہم لوگوں کو وعظ فرمایا، کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے، اس میں ایک رات ہے (شبِ قدر) جو ہزاروں مہینوں سے بڑھ کر ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا اور اسکے رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا ہے، جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کرنے کا ہے اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کے لیے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کے مانند اس کو ثواب ہوگا، مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (پیٹ بھر کھلانے پر موقوف نہیں) یہ ثواب تو اللہ جل شانہ، ایک کھجور سے کوئی افطار کر دے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے یا ایک گھونٹ لسی پلا دے اس پر بھی مرحمت فرما دیتے ہیں، یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ اللہ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے، اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے جو شخص اس مہینہ میں ہلکا کر دے اپنے غلام و خادم کے بوجھ کو حق تعالیٰ شانہ اس کی مغفرت فرماتے ہیں، اور آگ سے آزادی فرماتے ہیں، اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو جن میں سے دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے اور دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تمہیں چارہ کار نہیں پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو، وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے، اور دوسری دو چیزیں یہ ہے کہ جنت کی طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے حق تعالیٰ شانہ (قیامت کے دن) میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔ (مشکوٰۃ بحوالہ بیہقی/ 174)

روزہ و تراویح احکام و مسائل

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۸۳﴾ (البقرہ)

(ترجمہ) اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں، جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض
کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

”روزہ کا مقصد یہ ہے کہ نفس انسانی خواہشات اور عادتوں کے شکنجہ سے آزاد ہو سکے، اس
کی شہوانی قوتوں میں اعتدال اور توازن پیدا ہو اور اس ذریعہ سے وہ سعادت ابدی کے گوہر
مقصود تک رسائی حاصل کر سکے اور حیات ابدی کے حصول کے لئے اپنے نفس کا تزکیہ کر سکے،
بھوک اور پیاس سے اس کی ہوس کی تیزی اور شہوت کی حدّت میں تخفیف پیدا ہو، اور یہ بات یاد
آئے کہ کتنے مسکین ہیں جو نان شبینہ کے محتاج ہیں، وہ شیطان کے راستوں کو اس پر تنگ کر دے
، اور اعضاء و جوارح کو ان چیزوں کی طرف مائل ہونے سے روک دے جن میں اس کی دنیا
و آخرت دونوں کا نقصان ہے، اس لحاظ سے یہ اہل تقویٰ کا لگام، مجاہدین کی ڈھال، اور ابرار
و مقربین کی ریاضت ہے“

(علامہ ابن قیم)

”زاد المعاد 2/28“

روزہ، احکام و مسائل

روزہ کو عربی میں صوم کہتے ہیں۔ لغت میں صوم کسی چیز سے روکنے کو کہتے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں روزہ نام ہے صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے، پینے اور بیوی سے قربت کرنے سے اپنے آپ کو روکے رکھنے کا۔

روزہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے حدیث میں ہے:
بنی الاسلام علی خمس-----وتصوم رمضان۔ (مشکوٰۃ/12)
اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (ان ہی میں سے ایک) رمضان کا روزہ رکھنا ہے۔

روزہ کی فرضیت قرآن وحدیث سے ثابت ہے، اللہ فرماتے ہیں:
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۱۸۳﴾ (البقرہ)

(ترجمہ) اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں، جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

جعل الله صيامه فريضة۔

(ترجمہ) اللہ نے تم پر اس مہینہ کا روزہ فرض کیا ہے۔

لہذا روزہ کا منکر کافر اور اس کو سستی و کاہلی سے چھوڑ دینے والا فاسق کہلائے گا۔

روزہ کی فضیلت

جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک دروازہ کا نام ریان ہے وہ صرف روزہ داروں کے لئے ہے ان کے علاوہ کوئی اور اس میں داخل نہیں ہو سکتا (بخاری 1/254)

روزہ کن لوگوں پر فرض ہے

روزہ فرض ہونے کے لیے مندرجہ ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

- (۱) مسلمان ہونا۔
- (۲) عاقل ہونا (عقل مند ہونا)۔
- (۳) بالغ ہونا۔

روزہ کی ادائیگی کن لوگوں پر فرض نہیں ہے

ذیل میں ذکر کئے جانے والے حضرات پر روزہ کی ادائیگی فی الفور فرض نہیں ہے اور بعد رمضان ادا کرنا ضروری ہے۔

- (۱) بیمار (جس کو روزہ رکھنا دشوار ہو)۔
- (۲) مسافر۔
- (۳) حیض و نفاس والی عورت۔
- (۴) حاملہ (جبکہ روزہ رکھنے سے نقصان کا اندیشہ ہو)۔
- (۵) مرضعہ (دودھ پلانے والی) (جبکہ روزہ رکھنے سے نقصان کا اندیشہ ہو)

فوت شدہ روزہ کی قضا

وہ لوگ جو کسی عذر شرعی کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تھے ان پر ان روزوں کی قضا واجب ہوتی ہے وہ لوگ یہ ہیں

- (۱) مسافر جس نے مسافیت شرعی کا سفر کرنے کی وجہ سے روزہ نہ رکھا ہو، واضح ہو کہ مسافیت شرعی ۴۸ میل ہے یعنی تقریباً ۷۷-۷۵-۷۴ کیلومیٹر ہے۔
- (۲) بیمار جس نے بیماری کے بڑھ جانے کے اندیشہ سے روزہ نہ رکھا ہو۔
- (۳) حیض و نفاس والی عورت۔
- (۴) حاملہ عورت جس کو اپنے بچے کے بارے میں نقصان کا اندیشہ ہو۔
- (۵) دودھ پلانے والی عورت۔

(6) ایسا مریض جس کی صحت روز بروز گھٹتی جائے، جس کو فقہ میں شیخ فانی (بوڑھا) کہتے ہیں اس پر قضا واجب ہونے کے بجائے فدیہ واجب ہوگا۔ اسی میں دمہ کے مریض بھی شامل ہوں گے جو بغیر ”انہلر“ (Inhaler) کے استعمال کے روزہ نہ رکھ سکتے ہوں اور آئندہ بھی صحت یابی کی امید نہ ہو۔

فدیہ کی مقدار

فدیہ کی وضاحت قرآن میں ہے: فدیۃ طعام مسکین (البقرۃ) کہ فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھانا ہے، اس لئے ہر روزہ کے بدلہ کسی مسکین کو دو وقت آسودگی سے (پیٹ بھر کر) کھانا کھلا دے یا اگر غلہ دینا چاہے یا اس کی قیمت تو صدقہء فطر کی مقدار کے بقدر پونے دو سیر گیہوں (یعنی ایک کلو چھ سو گرام گیہوں) یا اس کی قیمت دے، البتہ اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کے قابل ہو جائے تو پھر اس پر قضا واجب ہوگی۔

فدیہ ایک مشقت شروع رمضان میں بھی دیا جاسکتا ہے اور اخیر رمضان میں بھی دیا جاسکتا ہے، اسی طرح رمضان کے بعد بھی دیا جاسکتا ہے۔

وہ باتیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا کے ساتھ کفارہ واجب

ہوتا ہے

- (1) بلا عذر جان بوجھ کر روزہ توڑنے کی وجہ سے کفارہ واجب ہوتا ہے مثلاً بلا عذر کھانا کھا لینا
- (2) روزہ کی حالت میں بیوی سے صحبت کرنے کی وجہ سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ دخول کے بعد انزال ہوا ہو (منی نکلی ہو) یا نہ ہوا ہو (منی نہ نکلی ہو)۔
- (3) ایسی چیز جو دوا یا غذا کا کام کرتی ہو اس کی معمولی مقدار کا بھی کھاپی لینا اس سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا، قضا کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوگا۔
- (4) کھینی گھٹکھ کھانے اور بیڑی، سگریٹ پینے سے بھی روزہ فاسد اور کفارہ واجب ہو جائے گا۔
- (5) ایسی شئی جس کو علاجاً یا یوں ہی لوگوں میں کھانے کا معمول ہو موجب کفارہ ہے۔

- (6) نمک کی تھوڑی مقدار کھانے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور کفارہ واجب ہوگا۔
- (7) اگر کوئی شخص غیبت کرے اور یہ سمجھ کر کے اس کا روزہ ٹوٹ گیا، کھانا پینا شروع کر دے تو روزہ ٹوٹ جائے گا کفارہ واجب ہوگا۔
- (8) سحری کا لقمہ منہ میں تھا کہ صبح ہو گئی نکالے بغیر نگل گیا تو قضاء کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوگا۔

ضروری وضاحت

- (1) روزہ توڑنے کی صورت میں قضاء اور کفارہ جب ہی لازم ہوگا، جب کہ رمضان کے روزہ میں جس کی نیت سحری کے وقت ہی سے کر لیا ہو، جان بوجھ کر بلا عذر صورتہ و معناً کوئی چیز کھالے یا پی لے یا جماع کر لے۔
- بلا عذر صورتہ کھانے سے مراد یہ ہے کہ منہ کے ذریعہ معدہ میں کوئی چیز پہنچائی جائے۔
- معنی کھانے سے مراد ایسی چیز کا کھانا جو غذا یا دوا کی قسم سے ہو۔
- صورتہ جماع سے مراد بیوی سے صحبت کرنا، معنی جماع سے مراد ایسا کام کرنا جس سے جماع کی لذت حاصل ہو جائے۔
- (2) اور اگر روزہ میں جان بوجھ کر صرف صورتہ کھالے یا پی لے جیسے منہ سے ایسی چیز کھایا یا پی لیا جو غذا یا دوا کے طور پر استعمال نہیں ہوتی ہے مثلاً کنکر یا پٹرول کا کھاپی لینا تو اس کو صرف صورتہ کھانا کہیں گے معنی نہیں لہذا روزہ ٹوٹ جائے گا صرف قضاء واجب ہوگی کفارہ نہیں اور اگر جان بوجھ کر صرف معنی کھالیا یا پی لیا یعنی ایسی چیز معدہ میں پہنچایا جو نفع بخش ہے اور غذا یا دوا کے طور پر استعمال کی جاتی ہے، لیکن یہ چیز منہ کے بجائے ناک سے یا کسی اور جگہ سے معدہ تک پہنچائی جائے تو اس کو معنی کھانا پینا کہا جائے گا صورتہ نہیں اس صورت میں بھی صرف قضاء واجب ہوگی کفارہ واجب نہیں ہوگا۔

خلاصہ:

یہ کہ روزہ کی حالت میں کھانا پینا اور جماع کرنا جان بوجھ کر دونوں طرح (صورتہ اور معنی) پایا جائے تب ہی قضاء کے ساتھ کفارہ واجب ہوگا۔

اور اگر دونوں صورتوں (صورتاً و معنی) میں سے صرف ایک ہی صورت پائی جائے تو صرف قضاء واجب ہوگی کفارہ واجب نہیں ہوگا۔

روزہ کا کفارہ

مسلل ساٹھ روزے رکھے، اگر روزے نہیں رکھ سکتا تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا ایسا کھانا کھلائے کہ وہ آسودہ ہو جائیں (پیٹ بھر کے کھالیں) یا فی کس پونے دو سیر تقریباً (1 kg 600 gm) گیہوں یا اس کی قیمت دے دے۔

ایک ہی رمضان کا روزہ ایک توڑا ہو یا کئی ایک ہی کفارہ لازم ہوگا۔

کفارہ کے ساٹھ روزے قضاء روزوں کے علاوہ ہوں گے کفارہ کے ساٹھ روزے مسلسل رکھنا ہوں گے بغیر ناغہ اگر ایک دن بھی ناغہ کیا تو پھر از سر نو ساٹھ روزے مسلسل رکھے گا، پہلے کے روزے شمار نہیں ہوں گے اور اگر بیمار ہو جائے تو بھی از سر نو ساٹھ روزے مسلسل رکھے گا۔

(فتاویٰ عالمگیری)

اگر عورت کو کفارہ کے روزوں کے درمیان حیض (ماہواری) آجائے تو وہ پاک ہونے کے فوری بعد کفارہ کے بقیہ روزے رکھے گی اسے از سر نو پورے ساٹھ روزے رکھنا نہیں ہے۔ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی اجازت اسی شخص کے لیے ہے جو مسلسل ساٹھ دن تک روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو، جس کو روزہ کی طاقت ہو اس کے لیے مسکینوں کو کھانا کھلانا کافی نہ ہوگا۔

ایک ہی فقیر کو ساٹھ دن تک ہر روز ایک دن کا غلہ دینا یا ہر دن دو وقت کا کھانا کھلانا بھی جائز ہے البتہ ایک دن میں ایک سے زیادہ دنوں کا غلہ دینا یا اس کی قیمت دینا کافی نہ ہوگا، اگر دے تب بھی ایک ہی دن کا ہوگا اور زیادہ کا کفارے میں شمار نہ ہوگا۔ ایک دن کے غلہ کی مقدار سے کم دینا درست نہ ہوگا۔

وہ باتیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا واجب ہوتی ہے

(1) اگر روزہ دار کو زبردستی کھلا دیا جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا واجب ہوگی۔

- (2) کھانے، پینے کا ارادہ نہ تھا اور روزہ یاد بھی تھا مگر غیر ارادی طور پر کھانے پینے کی چیز حلق سے نیچے اتر گئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا واجب ہوگی۔
- (3) اپنا تھوک باہر نکال کر نگل جائے، یا کسی عام شخص کا تھوک نگل جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، صرف قضا واجب ہوگی، اگر شوہر اور بیوی ایک دوسرے کا تھوک الفت و محبت کی وجہ سے نگل لیں تو کفارہ بھی واجب ہوگا۔
- (4) جمائی یا کسی وجہ سے منہ کھلا اور پانی یا اولامنہ کے ذریعہ حلق میں چلا گیا تو قضا واجب ہوگی۔
- (5) آنسو یا پسینہ کا اتنی کثیر مقدار میں منہ میں داخل ہو جانا کہ اس کی نمکینیت کا احساس ہونے لگے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا واجب ہوگی۔
- (6) کان یا ناک میں دوا ڈالنے سے یا حقنہ یعنی پیچھے کے راستہ سے دوا چڑھائی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا قضا واجب ہوگی۔
- (7) اگر کوئی شخص بیوی کا بوسہ لیا اور انزال ہو گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا واجب ہوگی اور یہی حکم عورت کا بھی ہے کہ اگر بوس و کنار کی وجہ سے اس کو بھی انزال ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، قضاء واجب ہوگی۔
- (8) روزہ کی حالت میں حلق (مشت زنی) سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا واجب ہوتی ہے۔
- (9) دمہ کے انہلر (Inhaler) کے استعمال سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا واجب ہوتی ہے۔
- (10) سحری کا لقمہ منہ میں تھا کہ صبح ہو گئی اور اس کو نکال کر پھر نگل گیا تو قضا واجب ہوگی۔
- (11) بھوک اور پیاس کی اتنی شدت کہ جان جانے کا خطرہ ہو اس کے لئے روزہ توڑنے کی گنجائش ہے اور قضا واجب ہوگی۔
- (12) روزہ میں بھول کر کھانے کے بعد یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا، عمداً کھالے تو روزہ ٹوٹ جائے گا البتہ قضا واجب ہوگی۔

- (13) روزہ داریہ سمجھ کر افطار کر لے کہ غروبِ آفتاب ہو چکا ہے حالانکہ غروب نہیں ہوا تھا تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا واجب ہوگی۔
- (14) کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں اتنا مبالغہ کرے کہ پانی اندر چلا جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا واجب ہوگی۔
- (15) اگر کوئی جان بوجھ کر منہ بھرتے کرتے تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور قضا واجب ہوگی۔
- (16) اگر کوئی شخص بغیر نیت کے دن بھر کچھ بھی نہ کھائے نہ پیئے تو اس کا روزہ نہیں ہوگا اور قضا واجب ہوگی۔
- (17) کسی نے پیٹ کے زخم پر یا دماغ کے زخم پر دوا لگائی جو پیٹ یا دماغ تک پہنچ گئی تو روزہ فاسد ہوگا اور قضا واجب ہوگی۔
- (18) روزہ کی حالت میں خوشبودار عود کا دھواں لینے سے روزہ فاسد ہو جائے گا اور قضا واجب ہوگی۔
- (19) اگر بقی کا دھواں اگر کوئی ناک یا منہ میں داخل کرے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، اور خود چلا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔
- (20) اگر کوئی جان بوجھ کر روزہ توڑ لے پھر بیمار ہو جائے تو کفارہ ساقط ہو جائے گا صرف قضا واجب ہوگی بشرطیکہ مرض ایسا ہو جس کی وجہ سے روزہ توڑنا مباح ہو جاتا ہے اور اگر مرض ایسا نہ ہو تو کفارہ بھی واجب ہوگا۔
- (21) قے ہوئی اور قصدِ حلق میں لوٹالی روزہ ٹوٹ جائے گا قضا واجب ہوگی
- (22) اگر عورت کی شرمگاہ میں، ڈاکٹر پانی یا تیل میں انگلیاں تر کر کے، یا پلاسٹک کا دستانہ پانی میں دھو کر، یا اس کے اوپر کسی طرح کی دوا لگا کر انگلیاں داخل کیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا جیسا کہ نرسنگ ہوم میں ہوتا ہے، اور اگر خشک انگلیاں، یا خشک دستانہ پہن کر شرمگاہ میں داخل کیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔
- (23) عورت کی شرمگاہ میں کسی بھی طرح کی دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔
- (24) اگر کسی عورت کی شرمگاہ میں روئی کے پھایہ کے ساتھ کوئی دوا، روزہ کی حالت میں رکھے

تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، لیکن اگر افطار کے بعد رکھے اور روزہ کی حالت میں باقی رہے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(25) مباشرت کی وجہ سے یعنی روزہ کی حالت میں شوہر بیوی کا آپس میں بغیر کسی چیز کو حائل کیے شرمگاہ کو ملانا، کہ انزال ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، قضاء لازم ہوگی، کفارہ نہیں، اور اگر انزال نہیں ہوا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

وہ صورتیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

- (1) بھول کر کھانے پینے یا صحبت کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (ہدایہ)
- (2) کسی چیز کو صرف چبانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، تاہم کسی ذائقہ دار چیز کو چبانا بھی مکروہ ہے۔
- (3) کلی کرنے کے بعد منہ میں تراوٹ باقی تھی، جس کو تھوک کے ساتھ نکل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔
- (4) حلق میں آٹے کا غبار، یا گرد یا دھواں وغیرہ بلا ارادہ داخل ہو جائے۔
- (5) پانی میں غسل کیا اس کی وجہ سے اندرون جسم تری محسوس کی جسم میں تیل لگا یا اور مسامات کے ذریعہ تیل کا اثر جسم کے اندر پہنچا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔
- (6) قے از خود ہوئی زیادہ ہو یا کم یا جان بوجھ کر کی لیکن منہ بھر سے کم ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔
- (7) بلغم کی قے جان بوجھ کر منہ بھر بھی ہو تو روزہ نہ ٹوٹے گا۔
- (8) کان میں پانی جانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، البتہ جان بوجھ کر ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔
- (9) انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹے گا البتہ اگر سیدھے پیٹ میں دیا جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔
- (10) میڈیکل ٹسٹ میں خشک آلات معدہ تک پہنچائے جائیں تو بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

- (11) دانت میں چنے کے دانہ سے کم مقدار میں کوئی چیز اٹکی ہوئی تھی اس کو نگل گیا تو کوئی مضائقہ نہیں ہاں اگر منہ سے باہر نکال کر پھر نگل لیا تو چاہے چنے سے کم ہو یا زیادہ ہر صورت میں ٹوٹ جائے گا۔
- (12) دانت سے خون نکلا اور تھوک کے ساتھ حلق تک پہنچ گیا اور خون کی مقدار تھوک سے کم ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اگر خون کی مقدار تھوک سے زیادہ ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔
- (13) زبان سے صرف ذائقہ چکھا، نگلا نہیں ایسا کرنا مکروہ ہے لیکن روزہ نہیں ٹوٹے گا۔
- (14) ناک میں بلغم تھا اسے حلق کی جانب کھینچ لیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔
- (15) گلوکوز چڑھانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، البتہ مجبوری کے بغیر محض طاقت پہچانے کے لیے گلوکوز چڑھانا مکروہ ہے۔
- (16) کان میں لکڑی یا کوئی اور چیز ڈالنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔
- (17) Endoscopy سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔
- (18) سحری میں اس قدر کھالینا کہ طلوع آفتاب کے بعد برابر ڈکاریں آتی رہے جن کے ساتھ پانی آتا ہے اور اندر واپس چلا جاتا ہے، یا روزہ دار منہ سے باہر پھینک دیتا ہے، دونوں ہی صورتوں میں روزہ فاسد نہیں ہوتا
- (19) روزہ میں ہر طرح کی دوا خواہ لکڑی پانی کی طرح ہو یا جامد گیلی ہو آنکھ میں ڈالنا درست ہے، اس سے نہ روزہ ٹوٹے گا اور نہ مکروہ ہوگا۔
- (20) وکس (Vicks) کا سونگھنا جیسے نزلہ وغیرہ میں سونگھا جاتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔
- (21) آکسیجن سے روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ یہ ہوا ہے اور ہوا خوری سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- (22) نکسیر پھوٹ جانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔
- (23) روزہ کی حالت میں احتلام ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔
- (23) برے خیالات کی وجہ سے، یا پھر کسی نامحرم کو دیکھنے سے انزال ہو جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

- (24) رات میں پان کھایا، خوب غرغره کرنے بعد بھی، صبح پان کی سرخی نظر آئے اس سے روزہ نہیں ٹوٹا۔ (25) بال یا ناخن کاٹنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔
- (26) مسواک کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے بلکہ روزہ کی حالت میں مسواک کرنا مزید ثواب کا باعث ہوگا۔

مسافر، حائضہ، ونفساء سے متعلق مسائل

- (1) اگر کوئی عورت صبح صادق سے پہلے روزہ کی نیت کر لے، صبح صادق کے بعد زوال آفتاب سے پہلے یا بعد حائضہ ہو جائے، تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہوگا اور بعد میں قضاء کرے گی، خواتین میں یہ جو بات عام ہے کہ اگر کوئی خاتون سارا دن روزہ کی حالت میں پاک تھی اور عین افطار کے وقت اسے ماہواری شروع ہو جائے تو اس کا روزہ ہو جاتا ہے بالکل غلط ہے ایسی خواتین کا روزہ نہیں ہوتا ہے اور وہ اس روزہ کی بھی قضا کریں گی۔
- (2) اگر حائضہ صبح صادق طلوع ہونے کے بعد زوال آفتاب سے پہلے یا بعد پاک ہو جائے تو روزہ دار کی مشابہت اختیار کرے گی یعنی بقیہ دن بغیر کھائے پیئے یوں ہی گزارے گی۔
- (3) اگر کوئی خاتون حیض روکنے والی دوا استعمال کرے، تاکہ رمضان کا روزہ بحسن و خوبی پورا کر سکے تو اجازت ہے۔
- (4) ایک شخص سفر کا ارادہ رکھتا ہے، گھر سے روزہ رکھ کر نکلا، راستہ میں خیال آیا کہ روزہ توڑ دیں، ایسے شخص کے لئے روزہ توڑنے کی اجازت نہیں ہوگی، البتہ دوسرے دن روزہ نہ رکھنے کی گنجائش ہوگی، اور اگر کسی نے توڑ ہی دیا تو اس پر کفارہ لازم نہیں ہوگا، صرف قضا واجب ہوگی۔
- (5) مسافر زوال سے پہلے اپنے گھر پہنچتا ہے، اور روزہ کی نیت کر لیتا ہے، تو اس کا روزہ درست ہوگا، بشرطیکہ صبح سے زوال تک کچھ نہ کھایا ہو۔

مکروہات روزہ

- (1) بلا عذر کسی چیز کا چکھنا یا چبانا۔
- (2) دانت کی صفائی کے لیے گل، تمباکو، یا کوئی خوشبودار پیسٹ یا پھر موتھ فرش (Mouth Fresh) کا استعمال کرنا۔
- (3) کلی یا ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا۔
- (4) منہ میں تھوک جمع کرنا اور اس کو نگلنا۔
- (5) سحری میں اتنی تاخیر کرنا کہ رات کا باقی ہونا مشکوک ہو جائے۔
- (6) بیوی کا بوسہ لینا جب کہ اپنے آپ پر قابو نہ ہو۔
- (7) غسل واجب ہونے پر صبح صادق طلوع ہونے کے بعد فوری نہ نہانا اور بلا عذر تاخیر کرنا اچھا نہیں، اور نماز فجر چھوڑ کر نہانے کو طلوع آفتاب تک موخر کرنا اور دن نکلنے کے بعد نہانا، بہت برا ہے۔

وہ باتیں جن سے روزہ بے نور ہو جاتا ہے

ذیل میں وہ صورتیں ذکر کی جا رہی ہیں، جو روزہ کو بے نور کر دیتی ہیں، روحانی اعتبار سے روزہ کا رکھنا، نہ رکھنا برابر ہو جاتا ہے۔

- (1) زبان کا غلط استعمال کرنا مثلاً گالی گلوچ کرنا، غیبت کرنا۔
- (2) کان کا غلط استعمال کرنا مثلاً گانے سننا میوزک وغیرہ سننا۔
- (3) بدنگاہی کرنا جیسے ٹی وی (T.V) پر آنے والے پروگرامس، فلموں کا دیکھنا، لہذا احتیاط اسی میں ھیکہ ہمیشہ ہی اس سے پرہیز کریں، اور اس ماہ مبارک میں اللہ کے لئے اہتمام سے (T.V) کو بند رکھیں اور جو مسائل پوچھنا ہوا انہیں براہ راست علما سے معلوم کریں یا موبائیل فون کے ذریعہ سے بھی معلوم کیا جاسکتا ہے عمومی تجربہ یہی ہے کہ لوگ دینی پروگرامس کا بہانہ لیکر (T.V) کو اس ماہ مبارک میں بھی کھلا رکھتے ہیں، لیکن (T.V) پر آنے والے اشتہارات وغیرہ کی وجہ سے بدنگاہی میں ملوث ہو جاتے

ہیں، اور بعض لوگ اس ماہ میں بھی (T.V) بند نہیں کرتے اور نہ ہی اس ماہ مبارک میں فلموں وغیرہ کے دیکھنے کو گناہ سمجھتے ہیں یہ اس ماہ کی ناقدری ہے اور خدا سے محبت نہ ہونے اور بے خوف ہو جانے کی بات ہے۔

وہ باتیں جو روزہ میں مکروہ نہیں ہیں

- (1) سرمہ لگانا۔
- (2) بالوں میں تیل لگانا۔
- (3) ٹھنڈک کے لیے غنسل کرنا۔
- (4) مسواک کرنا۔
- (5) عطر اور خوشبودار پھول سونگھنا

سحری احکام و مسائل

روزہ میں قوت بحال رہنے کے لیے شریعت نے یہ سہولت رکھی ہے، روزہ دار صبح صادق سے پہلے سحری کرے۔

آپ ﷺ نے کئی احادیث میں اس کی ترغیب دی ہے ایک جگہ آپ ﷺ نے فرمایا سحری کھاؤ سحری میں برکت ہے۔ (مسلم 1/350)

آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان سحری سے امتیاز ہے۔ (مسلم 1/350)

نیز سحری کے مستحب ہونے پر امت کا اجماع بھی ہے۔

(1) رات کے اخیر حصہ میں سحری کرنا مستحب ہے، البتہ اتنی تاخیر بھی نہ ہو کہ رات کے ختم ہونے کا اندیشہ ہو جائے۔

(2) سحری نظام الاوقات میں موجود فجر کے وقت سے گیارہ منٹ پہلے ختم کر دے۔

(3) اگر اذان شروع ہونے کے بعد بھی کھا تا رہا تو روزہ نہیں ہوگا اور قضا واجب ہوگی۔

(4) بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اذان کے ختم ہونے تک کھا سکتے ہیں وہ صریح غلطی پر ہے۔

- (5) سحری کھاتے وقت روزہ کی نیت کر لیں یعنی یہ خیال کر لیں کہ وہ روزہ رکھنے کے مقصد سے سحری کر رہا ہے، اگر بھول جائیں تو زوال آفتاب سے پہلے پہلے نیت کر لیں ورنہ روزہ نہیں ہوگا، رمضان کے ہر دن کے روزہ کی نیت کرنا ضروری ہے۔
- (6) نیت اصل میں یہ ہے کہ دل سے اس بات کو سمجھ لینا کہ وہ فلاں روزہ رکھ رہا ہے البتہ زبان سے بھی کرے تو بہتر ہوگا۔
- (7) کچھ لوگ سحری میں مخصوص چیزوں (انڈا، مچھلی وغیرہ) کے کھانے کو روزہ کے لیے مکروہ سمجھتے ہیں اور ناپسند کرتے ہیں یہ بات بالکل غلط ہے اور ایسی باتوں کی شرعا کوئی اصل نہیں ہے۔

افطار احکام و مسائل

- حدیث میں ہے، جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے خیر کے ساتھ رہیں گے۔
(بخاری 1/263)
- غروب آفتاب کے ساتھ ہی افطار کرنا مسنون ہے، سحری میں تاخیر اور افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے، غروب آفتاب کا پورا یقین ہونے کے بعد ہی روزہ کھولنا چاہیے یا پھر قریبی مسجد کے سائرن کے بعد۔
- اگر غروب آفتاب کے یقین کے ساتھ افطار کر لیا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ ابھی غروب نہیں ہوا تھا تو قضا واجب ہوگی۔
- اور اگر گمان تھا کہ آفتاب نہیں ڈوبا ہے پھر بھی افطار کیا اب قضا کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوگا۔
- غیر مسلم بھائیوں کی طرف سے بطور ہدیہ دی گئی اشیاء سے افطار کرنا درست ہے، بشرطیکہ وہ پاک اور حلال ہو۔
- ترکھجور سے افطار کرے نہ ہو تو خشک کھجور سے افطار کرے اگر دونوں میں سے کوئی نہ ہو تو پانی سے افطار کرے۔

روزہ کھولنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ افْطَرْتُ
میں اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا،
تیرے ہی اوپر بھروسہ کیا، اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا
یہ دعا روزہ کھولنے سے پہلے اور بعد میں بھی پڑھ سکتے ہیں، بہتر ہے کہ پہلے پڑھ لے، اور
روزہ کھولنے کے بعد یہ دعا پڑھے

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں، اور ثواب ثابت ہوا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ (ابوداؤد)
اگر کسی کو دعا یاد نہ ہو تو صرف بسم اللہ پڑھ کر بھی روزہ کھول سکتا ہے۔
افطار کا وقت دعا کی قبولیت کا وقت ہے حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ روزہ دار کو افطار
کے وقت ایک ایسی دعا کا حق دیا جاتا ہے جو رد نہیں ہوتی۔

بیرون ممالک میں مقیم حضرات سے متعلق اہم مسائل

- (1) اگر کوئی شخص بیرون ممالک میں رہتا ہو جہاں رمضان اس کے ملک سے ایک دو روز
پہلے ہی شروع ہو جاتا ہے، اور وہ شخص بیرون ملک تیس روزہ مکمل کر کے اپنے ملک پہنچتا
ہے جبکہ اس کے ملک میں ابھی ایک یا دو روز بقیہ ہیں، ایسا شخص اپنے ملک میں
عید نہیں کرے گا بلکہ اپنے ملک کے حساب سے بقیہ روزہ مکمل کرے گا پھر عید کرے گا،
البتہ تیس سے زائد روزے جو اس نے اپنے ملک میں رکھے ہیں نفل شمار ہوں گے۔
- (2) ایسے ہی وہ شخص جو اپنے ملک میں رمضان کے روزے رکھ رہا ہے جہاں رمضان دیگر
ممالک (سعودی وغیرہ) کے مقابل میں ایک یا دو روز بعد شروع ہوتا ہے، اب
ایسا شخص اپنے ملک میں اٹھائیس روزے مکمل کر کے دوران رمضان ہی ان ممالک کا
سفر کرتا ہے جہاں عید ہے تو وہ شخص اس ملک کے مطابق عید کرے گا اور بقیہ روزے عید
کے بعد قضاء کرے گا۔

تراویح - احکام و مسائل

- (۱) نماز تراویح میں بیس رکعتیں سنت موکدہ ہیں اور اس کی جماعت بھی سنت موکدہ علی الکفایۃ ہے۔
- (۲) عشاء کی فرض اور وتر کے درمیان بیس رکعات نماز دو دو رکعت کر کے پڑھنا عورتوں اور مردوں پر سنت موکدہ ہے۔
- (۳) پورے رمضان میں تراویح میں ایک کلام پاک پڑھنا یا سننا سنت ہے، دو ختم کرنا فضیلت ہے، اور تین کلام پاک کا ختم کرنا افضل ہے۔
- (۴) نماز تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر بیٹھنا جتنی دیر چار رکعت پڑھنے میں لگی ہے مستحب ہے، اس سے کم بھی بیٹھ سکتے ہیں، اس میں اختیار ہے چاہے تنہا نفل پڑھے، تسبیح پڑھے، تلاوت کرے، یا خاموش رہے، اجتماعی ذکر کرنا یا مخصوص اذکار زور سے پڑھنا سنت طریقتہ نہیں ہے۔
- (۵) عشاء کی فرض نماز سے پہلے تراویح پڑھنا صحیح نہیں ہے اگر پڑھ لے تو دوبارہ لوٹائے گا یہ حکم امام اور مقتدی دونوں کے لیے ہے۔
- (۶) عورتوں کی تنہا تراویح کی جماعت مکروہ تحریمی ہے، اگر پڑھ لے تو ہو جائے گی، اس صورت میں، (۱) امامت کرنے والی خاتون صف کے بیچ میں کھڑی ہوگی (۲) قراءت اتنی زور سے کرے گی کہ صرف ان کی مقتدی عورتیں ہی سن سکیں، کیونکہ عورت کی آواز بھی قابل ستر و فتنہ ہے۔ البتہ حافظہ خاتون کیلئے قرآن یاد رکھنے کی نیت سے باجماعت تراویح پڑھنا بدون تداعی (یعنی اطراف و اکناف کی عورتوں کو شرکت کی دعوت دیئے بغیر اور کوئی خاص اہتمام کئے بغیر صرف گھر کی عورتوں کو لیکر) مباح ہے۔
- (۷) قرآن ختم ہو جانے کے بعد بھی مہینہ ختم ہونے تک تراویح کا پڑھتے رہنا ضروری ہے۔
- (۸) اگر تراویح کی نماز چھوٹ جائے تو کوشش کر کے صبح صادق تک کوشش کر کے پڑھ لے، اگر نہیں پڑھ سکے تو تراویح کی قضاء نہیں ہے، لہذا خوب توبہ استغفار کرے، اس کی عادت بنالینا بہت بڑا گناہ ہے۔

زکوٰۃ احکام و مسائل

زکوٰۃ دین اسلام کا اہم ترین فریضہ اور تیسرا رکن ہے، زکوٰۃ کی فرضیت کا منکر کافر اور خارج از اسلام ہے، زکوٰۃ کو فرض مانتے ہوئے اس کو ادا نہ کرنے والا فاسق و فاجر اور عند اللہ زبردست مؤاخذہ کے قابل ہے، زکوٰۃ کی روح خدا کا خوف اور اس کی اطاعت و رضا جوئی ہے اس کی ادائیگی کا نفسیاتی اثر یہ ہے کہ اللہ پر یقین میں اضافہ، نفس کا تزکیہ و صفائی، کرم و شرافت، سخاوت و فیاضی کے جذبات کو قوت ملتی ہے، مالوں میں برکت، دلوں میں الفت و محبت معاشرہ میں خوش حالی اور ایک دوسرے پر اعتماد کی فضاء قائم ہوتی ہے۔

زکوٰۃ کے سلسلہ میں اہم بات یہ ذہن میں رکھنا ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی مالداروں کی جانب سے فقراء و مستحقین زکوٰۃ پر احسان نہیں ہے کہ زکوٰۃ دے کر احسان جتلیا جائے بلکہ یہ ایک فریضہ ہے جس کا محل و مصرف اللہ تعالیٰ نے فقراء کو بنایا ہے جس طرح مسجد کا ادب و احترام فریضہ نماز کی ادائیگی کا محل ہونے کی وجہ سے ہے ٹھیک اسی طرح فقراء و مستحقین حضرات بھی صاحب ثروت، مالدار لوگوں کے لیے قابلِ اکرام و احترام ہے کیوں کہ وہ فریضہ زکوٰۃ کے محل و مصرف ہیں۔

(از مرتب)

زکوٰۃ احکام و مسائل

زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے، اسلام میں زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ قرآن شریف میں 32 مقامات پر زکوٰۃ کی فرضیت کا حکم صراحتاً آیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ۔ (البقرہ/43)

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔

حدیث میں اللہ کے نبی نے فرمایا:

ان الله قد فرض عليهم صدقة تؤخذ من اغنيائهم فترد على فقرائهم۔

(مشکوٰۃ/155)

اللہ نے ان پر زکوٰۃ کو فرض کیا ہے جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور ان کے فقراء کو دی جائے گی۔

زکوٰۃ نہ دینے پر وعید

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس کو مال دیا (دولت مند بنایا) اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اس کا وہ مال قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی شکل بنکر آئے گا، جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے، پھر وہ سانپ قیامت کے دن اس (زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے) کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا، پھر وہ سانپ اس کے منہ کے دونوں کنارے یعنی اس کی دونوں باٹھیں پکڑے گا (اور ڈستار ہے گا) اور کہے گا میں ہوں تیرا مال اور میں ہوں تیرا خزانہ، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ولا يحسبن الذين يبخلون۔ (مشکوٰۃ بخوالہ البخاری/155)

زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط

- (۱) مسلمان ہونا۔ کافر پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔
- (۲) بالغ ہونا۔ نابالغ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔
- (۳) عاقل ہونا۔ جس کا دماغی توازن خراب ہے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

وہ شرائط جو مال سے متعلق ہیں

- (۱) مال پر مکمل ملکیت حاصل ہو یعنی وہ مال اس کی ملکیت اور قبضہ دونوں میں ہو، لہذا قرض پر لی گئی رقم اگرچہ نصاب کے بقدر کیوں نہ ہو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔
 - (۲) مال حاجتِ اصلیہ سے زائد ہو یعنی ضروری استعمال کے علاوہ اتنا مال ہو جو نصابِ زکوٰۃ کو پہنچتا ہو، حاجتِ اصلیہ سے مراد رہائشی مکانات، استعمالی کپڑے، گاڑی، حفاظت کے ہتھیار، گھر کی زیب و زینت کا سامان، ہیرے جواہرات، یا قوت اور قیمتی برتن وغیرہ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔
 - (۳) مال اس لائق ہو کہ اس میں تجارت کے ذریعہ اضافہ ہو سکے فقہ کی اصطلاح میں اسے مالِ نامی (یعنی بڑھنے والا مال) کہتے ہیں، گھر میں موجود سونے چاندی کے زیورات جو خواتین استعمال میں لاتی ہیں اسی مالِ نامی میں شمار ہوں گے۔
 - (۴) مال پر سال کا گذرنا یعنی اگر کوئی شخص یکم رمضان کو نصابِ زکوٰۃ کے بقدر مال کا مالک ہو گیا اور آئندہ یکم رمضان تک بھی وہ نصابِ زکوٰۃ کے بقدر مال کا مالک رہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔
- درمیان سال میں اگر مال میں کمی بیشی ہو جائے اور سال کے اختتام پر اس کے پاس پھر سے نصابِ زکوٰۃ کے بقدر مال موجود ہو تو اس کمی بیشی کا اعتبار نہ ہوگا اور اگر سال کے ختم پر کمی بیشی کی وجہ سے مال نصابِ زکوٰۃ کے بقدر نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔
- اگر درمیان سال مال میں اضافہ ہوا تو اس پر الگ سے سال کا گذرنا ضروری نہیں ہے بلکہ وہ نصابِ زکوٰۃ کے تابع ہوگا اور سال کے اختتام پر تمام مال کی زکوٰۃ نکالے گا۔

نصاب زکوٰۃ کی مقدار

- (۱) اگر سونا 87 گرام، 480 ملی گرام کسی کی ملکیت میں ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔
- (۲) اگر چاندی 612 گرام، 360 ملی گرام کسی کی ملکیت میں ہو تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔
- (۳) نقد رقم یا سامان تجارت 612 گرام، 360 ملی گرام چاندی کی قیمت کے بقدر ہو یا زائد ہو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔
- (۴) اگر کسی کے پاس سونے کے ساتھ کچھ چاندی بھی ہے اور دونوں کی مجموعی قیمت میں 612 گرام، 360 ملی گرام چاندی خریدی جاسکتی ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائے اور کس قیمت کا لحاظ کیا جائے؟

- (۱) دوسری عبادتوں کی طرح زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے بھی نیت کرنا ضروری ہے، یا تو حقداروں کو زکوٰۃ دیتے وقت نیت کرے یا زکوٰۃ کا مال الگ کرتے ہوئے نیت کرے، دوسری صورت میں دیتے وقت نیت کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی
- (۲) اگر کسی کے پاس سونے چاندی کے علاوہ نقد رقم یا بینک میں محفوظ رقم ہو، دکان میں موجود تجارتی سامان ہو تو سب کی مجموعی قیمت جوڑ لے اگر کوئی قرض ذمہ میں ہو تو اتنی مقدار مال الگ کرنے کے بعد بقیہ مال کا ڈھائی فیصد یعنی ایک ہزار پر 25 روپے کے لحاظ سے زکوٰۃ ادا کرے، ہر مال کا الگ حساب کرنا ضروری نہیں ہے مثلاً ایک شخص کے پاس ایک لاکھ روپے نقد رقم، دو تولہ سونا جس کی قیمت فروخت 46 ہزار روپے ہے اور بینک میں محفوظ رقم دو لاکھ روپے ہے اور مال تجارت ہے جس کی قیمت فروخت ایک لاکھ روپے ہے، اس طرح مجموعی مالیت 4,46,000 ہوئی، اس پر ایک لاکھ کا قرض ہے تو 4,46,000 میں ایک لاکھ کم کرنے کے بعد 3,46,000 ہوتی ہے اس میں ڈھائی فیصد یعنی ہزار پر 25 روپے زکوٰۃ نکالیں گے، کل زکوٰۃ کی مقدار 8650 ہوتی ہے۔

(۳) فی زمانہ ماہ رمضان میں زکوٰۃ نکالنے کا عرف ہو چکا ہے اس لیے رمضان میں بھی نکالنے کی گنجائش ہے۔

تاجرین کے لیے زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ

(۱) تاجر حضرات سال میں ایک مرتبہ موجود مال کا جائزہ لیں اور ان کی قیمتِ فروخت متعین کریں پھر مال تجارت کے علاوہ جو بھی سونا چاندی اور روپے ہوں سب کو شامل کر لیں اور کچھ قرض ہو تو اتنی رقم کم کر لیں اب جتنا مال ہوگا اس کا ۴۰ واں حصہ بطور زکوٰۃ ادا کریں گے۔

(۲) تاجرین کے لیے ہر روز کا حساب ضروری نہیں ہے بلکہ جس تاریخ کو وہ صاحبِ نصاب ہوا تھا، ہر سال اسی تاریخ کو دکان میں موجود سامان کی قیمتِ فروخت متعین کر کے ۴۰ واں حصہ بطور زکوٰۃ ادا کریں گے۔

(۳) مال تجارت میں ادائیگی زکوٰۃ کے لیے قیمتِ فروخت کا اعتبار کیا جائے گا۔

(۴) دکان کی خوبصورتی یا ضرورت کے لیے فرنیچر یا سامان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۵) کارخانہ میں اور پرنٹنگ پریس میں جو مشینیں ہوتی ہیں ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے البتہ اس سے حاصل ہونے والے منافع کو نصاب میں شامل کر کے زکوٰۃ نکالی جائے گی۔

مشترکہ کاروبار کے حصہ داروں کی زکوٰۃ کا حکم

مشترکہ تجارت، کمپنی، فیکٹری وغیرہ کے حصہ داروں کی زکوٰۃ مجموعہ رقم اور مال پر واجب نہیں ہوتی ہے، بلکہ ہر حصہ دار کی زکوٰۃ اس کے حصہ کے حساب سے ادا کرنا واجب ہوگا، لہذا جس کا حصہ نصاب کو پہنچے گا، اس پر اپنے حصہ کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوگا، اور جس کا حصہ نصاب کو نہیں پہنچتا ہے اور اس کے پاس اس کے علاوہ اتنا مال نہیں ہے، کہ جس کو ملا کر نصاب مکمل ہو سکتا ہے، تو ایسے حصہ دار پر زکوٰۃ ہی واجب نہیں، اور جس کے پاس شرکت کے حصہ کے علاوہ اتنا مال ہے کہ جس کو ملا کر نصاب مکمل ہو جاتا ہے، تو اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے، لیکن وہ اپنے حصہ کی زکوٰۃ اپنے طور پر نکالے گا۔

لڑکی کی شادی یا ضروری اشیاء کی خریدی کے لیے محفوظ کردہ رقم کا حکم
لڑکی کی شادی یا ضروری اشیاء کی خریدی کے لیے جو رقم جمع ہے تو سال گزرنے پر قابلِ زکوٰۃ
اموال کے ساتھ ملا کر اس کی زکوٰۃ نکالنی ہوگی۔

کرایہ پردی جانے والی چیزوں کی زکوٰۃ کا حکم

- (۱) بعض لوگ مختلف سامان کرایہ پر دیتے ہیں، ان کے اس سامان پر زکوٰۃ واجب نہیں
ہوگی، بلکہ اس سے حاصل ہونے والے منافع ضرورت سے زائد ہوں، اور اس پر سال
بھی گزر جائے اور بقدر نصاب ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی، اگر نصاب کے بقدر نہ،
اور وہ شخص پہلے سے نصاب کے بقدر مال کا مالک ہو تو اب ان منافع کو نصاب میں
شامل کر کے زکوٰۃ نکالے گا، اور اگر وہ نصاب کے بقدر مال کا مالک نہیں ہے اور منافع
بھی نصاب کے بقدر نہیں ہے تو اب اس پر زکوٰۃ نہیں ہے
- (۲) کرایہ کے مکان کا بھی یہی حکم ہے۔

پلاٹ کی زکوٰۃ کا حکم

جس نے اپنی ذاتی ضرورت کے لیے یا ویسے ہی پلاٹ خریدا ہو اور تجارت کی نیت نہ ہو تو
ایسے پلاٹوں اور جائداد پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی اور اگر تجارت کی نیت ہو تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔

پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ کا حکم

پراویڈنٹ فنڈ کی وصولی تک اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، البتہ وصولی کے بعد نصاب میں
شامل ہوگی اور سابقہ سالوں کی زکوٰۃ اس میں واجب نہیں ہے۔

شیرز کی زکوٰۃ کا حکم

شیرزدو طرح کے ہوتے ہیں (۱) صنعتی (۲) تجارتی۔

- (۱) اگر شیرز کی نوعیت صنعتی ہو یعنی اس کے ذریعہ سے مشنریز اور آلات خریدے جاتے
ہیں اور پھر ان سے مال تیار کیا جاتا ہو تو اصولی طور پر مشنریز کی صورت میں جو سرمایہ

محفوظ ہے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہونی چاہیے۔ البتہ جو حصے تجارت میں مشغول کئے جائیں، اور ان کو باقی رکھتے ہوئے کمپنی جو نفع دے اس سے استفادہ کیا جائے، ان حصوں پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور زکوٰۃ ان حصص کی اصل قیمت کے لحاظ سے ادا کرنی ہوگی، جو خود کمپنی کو تسلیم ہو۔ مثلاً کمپنی کے نزدیک اس کی قیمت 25 روپیے ہے، تو زکوٰۃ 25 روپیے کے حساب سے نکالی جائے گی۔

(2) اگر شیرز تجارتی ہوں (جیسا کہ عصر حاضر کے محقق علماء نے شیرز کو مطلق ایک تجارت تسلیم کیا ہے، اور یہی موجودہ ماہرین اقتصادیات کی رائی ہے) یعنی اس نیت سے خریدیں گئے ہوں کہ قیمت بڑھنے کے بعد اس کو فروخت کر دیں گے تو ان حصص کی زکوٰۃ موجودہ مارکیٹ کی قیمت کے حساب سے ادا کرنی ہوگی: مثلاً بازار میں اس وقت یہ حصص 250 روپیے کے حساب سے فروخت کئے جا رہے ہیں تو 250 روپیے کے لحاظ سے قیمت لگا کر زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

(ملخص از جدید فقہی مسائل)

بانڈز کی زکوٰۃ کا حکم

- (1) بانڈز قرض کی سند اور اس کی دستاویز ہے فقہی اصطلاح میں بانڈز کی حیثیت دین قوی کی ہے اس لیے قرض کی وصولی کے بعد گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔
- (2) آج کل بانڈز کی خرید و فروخت ہونے لگی ہے جو کہ شرعاً ناجائز اور حرام ہے بانڈز میں سود کی شکل میں جو رقم حاصل ہو اس کو بلا نیت ثواب صدقہ کر دینا واجب ہے۔

قرض Loans کی زکوٰۃ کا حکم

- (1) اگر ایک شخص کو قرض دیا قرض لینے والے کا دیوالیہ ہو گیا یا مفلس ہو گیا اور قرض واپس ملنے کی امید نہ رہی تو ایسی رقم کی زکوٰۃ نکالنا قرض دینے والے پر ضروری نہیں ہے، البتہ اگر وہ قرض وصول ہو جائے تو سال گزرنے پر ہی زکوٰۃ واجب ہوگی جبکہ قرض کی مالیت نصاب کے بقدر ہو یا وہ پہلے سے صاحب نصاب ہو تو اس رقم کو بھی پہلے سے موجود رقم

- میں ملا لے گا خواہ قرض والی رقم تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔
- (2) اگر قرض واپس ملنے کی امید ہو یا سامان تجارت کی قیمت خریدار سے ملنا متوقع ہو، تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی، جتنے سال بھی رقم اور بقایہ مقروض کے پاس رہے اتنے سال کی زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے
- (3) وہ قرض جو کسی مال کے بدلہ میں نہ ہو خواہ اس میں اس کے عمل کا دخل ہو جیسے مہر اور بدل خلع یا اس کے عمل کا کوئی دخل نہ ہو جیسے میراث یا وصیت سے حاصل ہونے والا مال، یہ قرض جب وصول ہو جائے تو سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔
- (4) اگر نصاب کے بقدر مال کا مالک ہے اور اس پر سال گزر گیا اس کے بعد کسی وجہ سے مقروض ہو گیا، تو اس صورت میں زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے اگرچہ قرض پورے مال کو گھیر لے۔
- (5) نصاب زکوٰۃ کا مالک ہونے کے بعد سال گزرنے سے پہلے ہی مقروض ہو گیا تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی بشرطیکہ قرض اتنا ہو کہ وہ شخص صاحب نصاب نہ رہے اور اگر قرض کے ادا کرنے کے بعد بھی نصاب زکوٰۃ کا مالک باقی رہتا ہے تو اتنے مال کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔
- (6) قرض چاہے روپے کی شکل میں ہو یا سونے چاندی کی صورت میں پہلے قرض کے بقدر مال نکال لیا جائے گا اس کے بعد بھی نصاب زکوٰۃ کا مالک رہتا ہے تو زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں۔
- (7) صنعتی و ترقیاتی قرضے جو سرکاری یا غیر سرکاری اداروں سے حاصل کئے جاتے ہیں اور انھیں طویل مدت یعنی دس بارہ سال میں ادا کرنا ہوتا ہے اس میں اصول یہ ہے کہ ہر سال قرض کی جتنی قسط ادا کرنی ہے اس سال اتنی رقم منہا کر کے زکوٰۃ کا حساب کیا جائے گا نہ کہ پورے قرض کا۔

زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جاسکتی ہے

اللہ تعالیٰ نے آٹھ لوگوں کا تذکرہ قرآن میں کیا جن کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

- (1) فقراء: سے مراد وہ شخص جس کے پاس سامان کفایت کا کچھ حصہ ہو۔
- (2) مساکین: سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو۔
- (3) عاملین: سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو حاکم وقت زکوٰۃ کی وصولی پر مامور کرے، دینی مدارس کے محصلین عاملین اس کے مصداق نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ حاکم کی طرف سے مقرر نہیں ہوتے۔
- (4) الغارمین: سے مراد یا تو وہ قرض دہندہ ہے جس نے دوسروں کو قرض دیا اور اسے وصول کرنے پر قادر نہ ہو اور نصاب زکوٰۃ بھی اس کے قبضہ میں نہ ہو یا غارمین سے مراد وہ مقروض ہے جو صاحب نصاب ہو لیکن اس پر اتنے لوگوں کے قرض کی ادائیگی واجب ہو کہ اگر وہ ادا کرے تو صاحب نصاب نہ رہے، ان دونوں حضرات کو بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔
- (5) الرقاب: یعنی غلام، قرآن میں زکوٰۃ دینے کا ایک مصرف غلاموں کو آزادی دلانا بھی ہے لیکن یہ مصرف آج کے دور میں نہیں پایا جاتا۔
- (6) مؤلفۃ القلوب: اس سے مراد وہ کمزور ایمان والے غریب مسلمان ہیں جن کے ارتداد میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو جیسے بہت سے دیہات جہاں قادیانیت اور عیسائیت، مسلمانوں کو مالی تعاون کے ذریعہ مرتد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔
- (7) فی سبیل اللہ: اس سے مراد مجاہد حضرات ہیں جو آلہ جہاد حاصل کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں یا سفر جہاد میں مال ختم ہو گیا ہو البتہ چونکہ فقہاء نے مدارس دینیہ میں پڑھنے والے طلباء کو بھی فی سبیل اللہ میں شمار کیا ہے لہذا ان کو بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے بشرطیکہ وہ غنی نہ ہوں۔
- (8) ابن السبیل: ایسا مسافر جو حالت سفر میں محتاج ہو جائے اس کو بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ فقہاء نے ان لوگوں کو بھی مسافر ہی کے حکم میں رکھا ہے جو اپنے ہی وطن میں موجود ہوں لیکن اپنے مال تک ان کی رسائی نہ ہو

نوٹ:

- (۱) یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ زکوٰۃ مذکورہ لوگوں میں سے اس کو دیں جو زیادہ ضرورت مند ہو اور زکوٰۃ کا زیادہ استحقاق رکھتے ہوں لہذا پہلے رشتہ داروں کو مقدم رکھا جائے گا بعد میں کسی اور کو البتہ حالات و کیفیات کے اعتبار سے بعض مرتبہ دوسروں کو زکوٰۃ دینا افضل ہو جاتا ہے آج کے دور میں دینی مدارس زکوٰۃ کا بہترین مصرف ہیں کہ اس میں غریب طلباء کا تعاون بھی ہوتا ہے اور زکوٰۃ دینے والا اشاعت دین کا ذریعہ بھی بنتا ہے اس لیے فقہاء نے اسے دوہرے اجر کا باعث قرار دیا ہے۔
- (۲) زکوٰۃ اپنے اصول (داد، دادی، نانا، نانی، اسی طرح اوپر تک) اور اپنے فروع (بیٹا، بیٹی، پوتا پوتی، نواسہ نواسی، اسی طرح نیچے تک) کو دینا درست نہیں اور بیوی اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی بیوی کو بھی زکوٰۃ نہیں دے سکتے، باقی سب رشتہ داروں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں
- (۳) زکوٰۃ کی رقم سے مسجد بنانا یا کسی رفاہی کام میں خرچ کرنا یا کسی لاوارث کے گور و کفن کا انتظام کرنا یا افطار پارٹی میں خرچ کرنا درست نہیں ہے۔

وہ لوگ جن کو صدقہ اور زکوٰۃ دینے میں اولیت دینی چاہیے

یوں تو جن آٹھ مصارف کا ذکر قرآن میں آیا ہے ان میں سے کسی ایک مد میں بھی زکوٰۃ ادا کر دینی کافی ہے لیکن زکوٰۃ لینے والا جتنا زیادہ استحقاق رکھتا ہوگا، اتنا ہی زیادہ زکوٰۃ دینے والے کو اجر ہوگا، امام غزالیؒ نے بڑی خوبی سے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جن کو زکوٰۃ و صدقات میں اولیت دینی چاہیے:

- (۱) جن کو زکوٰۃ و صدقات دیئے جائیں وہ نیک و پارسا اور متقی لوگ ہو، اس لئے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”تم اہل تقویٰ ہی کا کھانا اور اہل تقویٰ ہی کو کھلاؤ۔“
- (۲) علماء، جو علم دین کے حصول میں مشغول و مصروف ہوں، کہ حصول علم افضل ترین عبادت ہے، ان کی مدد اس عبادت میں اعانت ہوگی۔
- (۳) جو غیور اور خوددار ہوں، ہر کسی کے سامنے اپنی احتیاج اور ضرورت کو بیان نہیں کرتے

- ہوں اور دست دراز نہ کرتے ہوں، ان کی حاجت مندی ان کی زبان سے ظاہر نہیں ہوتی ہو بلکہ ان کے چہرے ان کے فقر و کس میہری کے گواہ ہوں۔
- (4) دینی مشغولیت یا دنیوی مجبوری نے ان کو معاشی اعتبار سے گراں بار کر دیا ہو یا وہ کسب معاش نہ کر پاتے ہوں۔
- (5) اقرباء اور رشتہ دار ہوں کہ ان پر خرچ کرنا دواہرے اجر کا باعث ہے، صدقہ کا اجر بھی ہوگا اور رشتہ و قرابت (صلہ رحمی) کی رعایت بھی ہوگی۔

زکوٰۃ دینے کے آداب

- (1) زکوٰۃ دے کر احسان نہ جتانا، اس لیے کہ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ احسان جتلانے والوں کا صدقہ قبول نہیں کرتے۔
- (2) جس کو زکوٰۃ دے رہا ہے اس کو تکلیف نہ دے، تکلیف بات سے بھی ہوتی ہے اور عمل سے بھی، ڈانٹنا ڈپٹنا فقر و افلاس کا طعنہ دینا بے موقع زکوٰۃ دینے اور مدد کرنے کا اظہار یہ سب ایذا میں داخل ہے۔
- (3) تکلیف دہ سلوک جیسے فقراء و مساکین کے ساتھ روا نہیں اسی طرح زکوٰۃ وصول کرنے والے اور مدارس کے سفراء کے ساتھ بھی یہ رویہ حد درجہ نامناسب اور خدا سے نہ ڈرنے کی بات ہے، آپ ﷺ نے فرمایا حق کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والوں کے درجہ میں ہے اس لیے ان حضرات کو اپنا محسن سمجھنا چاہیے نہ کہ معاشرہ کا بوجھ۔
- (4) زکوٰۃ اور صدقات کا اور ایک ادب یہ ہے کہ اس میں ریا اور نمائش کا اظہار نہ ہو، جہاں تک ہو سکے اس طرح چھپا کر دے کہ کانوں کان خبر نہ ہو، روایت میں ہے کہ سات آدمی وہ ہیں جن کو سایہ خداوندی حاصل ہوگا، ان میں ایک وہ شخص ہے جو دائیں ہاتھ سے خرچ کرے اور بائیں ہاتھ کو بھی اس کی خبر نہ ہو۔

اعتکاف احکام و مسائل

وعن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في المعتكف هو
يعتكف الذنوب ويجزى له من الحسنات كعامل الحسنات كلها

(ابن ماجہ/127)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف
کرنے والے کے حق میں فرمایا: وہ گناہوں سے محفوظ رہتا ہے، اور اس کے لیے نیکیاں اسی طرح
درج ہوتی رہتی ہیں، جس طرح کہ نیکیوں کے کرنے والے کے لیے درج ہوتی ہیں۔

اعتکاف احکام و مسائل

مسجدِ باجماعت میں عبادت کی نیت کے ساتھ یا عورت کا گھر کے کسی کمرہ میں روزہ اور اعتکاف کی نیت سے ٹھہرنا اعتکاف کہلاتا ہے۔

اعتکاف کی فضیلت

- (1) حضور ﷺ وفات فرمانے تک ہر سال رمضان کے عشرہ اخیر میں اعتکاف کا اہتمام فرماتے رہے وفات والے سال بیس یوم کا اعتکاف فرمایا۔ (ابن ماجہ/127)
- (2) اگر کوئی ایک دن بھی خدا کی رضا کی خاطر اعتکاف کرے تو اللہ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین بڑی خندقیں آڑ کر دیتے ہیں۔

اعتکاف کرنے والے سے متعلق شرائط

- (1) مسلمان ہونا۔
- (2) عاقل ہونا۔
- (3) جنابت اور حیض و نفاس سے پاک ہونا۔
- (4) نیت کرنا۔
- (5) روزہ رکھنا یہ واجب اور مسنون دونوں طرح کے اعتکاف کے لیے ضروری ہے، نفل کے لیے ضروری نہیں ہے۔

اعتکاف کہاں کیا جائے ؟

- (1) مرد کے لیے ایسی مسجد جہاں نماز باجماعت ہوتی ہو۔
- (2) عورت کے لیے مسجد بیت یعنی گھر کا ایسا کمرہ یا وہ جگہ جو نماز کے لیے مخصوص ہو۔

اعتکاف کا حکم

آخری عشرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ کفایہ ہے (یعنی اگر محلہ کا ایک بھی آدمی اعتکاف کے

لیے نہ بیٹھے تو سب محلہ کے لوگ گنہگار ہونگے، اور اگر ایک شخص بھی اعتکاف کر لیا تو سب کی جانب سے کافی ہو جائے گا لیکن بہتر یہ ہے کہ ہر شخص بیٹھنے کی کوشش کرے)

پہلا عشرہ (۱۰ تا ۱۹ رمضان) دوسرا عشرہ (۲۰ تا ۲۹ رمضان) کا اعتکاف مستحب ہے۔

اعتکاف میں بیٹھنے کا وقت

بیسویں رمضان کے سورج کے غروب ہونے سے پہلے اعتکاف میں بیٹھے، اگر غروب کے بعد آئے تو سنت اعتکاف شمار نہیں ہوگا۔

اعتکاف کرنے والے کے حدود

- (۱) اعتکاف میں بیٹھنے والا شخص مسجد کی حدود سے بلا ضرورت اور بغیر عذر کے باہر نہیں جاسکتا۔ مسجد کے حدود سے مراد یہ ہے کہ جہاں تک کا حصہ خاص نماز پڑھنے کے لئے متعین کیا گیا ہے وہ مسجد کے حکم میں ہونے کی وجہ سے قابل احترام ہے اور معتکف کو اسی جگہ میں ٹھہرے رہنا ہے۔
- (۲) اگر بلا عذر شرعی و طبعی نماز کے لیے متعین حصہ سے باہر نکلے تو گنہگار ہوگا، بلکہ صحیح قول کے مطابق اعتکاف فاسد ہو جائیگا۔
- (۳) وضو خانہ، غسل خانہ، استنجا خانہ کی جگہ، نماز جنازہ پڑھنے کی جگہ، امام کا کمرہ، مسجد کا سامان رکھنے کا گودام، گیٹ سے باہر داخل ہونے کی سیڑھی گیٹ کے پاس جہاں جوتے چپل چھوڑتے ہیں سب مسجد کے حدود سے باہر ہیں بعض مسجدوں میں صحن ہوتا ہے اگر وہ عین مسجد کا حصہ نہ ہو تو اسے بھی مسجد کے حدود سے باہر سمجھا جائے گا، ان جگہوں پر بلا عذر شرعی و طبعی وقت گزارنا مکروہ اور گناہ ہے رائج قول کے مطابق اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

مسجد کا اوپری حصہ، جس پر جانے کے لئے سیڑھیاں باہر سے ہوں اس میں اعتکاف مسنون نہیں ہوگا، ہاں اگر سیڑھیاں مسجد کے اندر سے ہوں تو ہوگا۔

اعتکاف ٹوٹنے کی صورتوں کا بیان

- (۱) بلا عذر شرعی و طبعی مسجد کے باہر نکلنا۔
- (۲) عورت کا مسجد بیت سے بلا عذر باہر گزارنا۔
- (۳) بیوی سے ہمبستری کرنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے چاہے عداً ہو یا بھول کر، دن میں ہو یا رات میں مسجد میں ہو یا مسجد کے باہر۔
- (۴) حیض و نفاس کا خون آنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔
- (۵) دن میں جان بوجھ کر کھانا کھانے سے کیونکہ جان بوجھ کر کھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور بغیر روزہ کے اعتکاف مسنون نہیں ہوتا۔

اعتکاف نہ ٹوٹنے کی صورتیں

- (۱) اعتکاف کی حالت میں معتکف بالغ ہو جائے اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔
- (۲) معتکف کو اختلام ہو جائے۔
- (۳) نماز جمعہ کے لیے کسی جامع مسجد میں جانا جبکہ خود اس مسجد میں جمعہ نہ ہوتا ہو اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا، البتہ اگر دیر تک وہیں ٹھہر گیا تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔
- (۴) دن میں بھول کر کھانے سے، کیونکہ بھول کر کھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔
- (۵) لڑائی جھگڑا اور گالی گلوچ اگرچہ بہت برے کام ہیں مگر اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا، البتہ ایسا کرنا مسجد میں سخت گناہ ہے۔
- (۶) اعتکاف میں کسی کا مال بغیر اجازت استعمال کر لینا یا کھا لینا اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا مگر بغیر اجازت کسی کی کوئی چیز بھی لینا درست نہیں ہے۔

اعتکاف کی حالت میں مباح کام

- (۱) غروب آفتاب کے بعد سے طلوع صبح صادق تک کھانا پینا۔
- (۲) سونا۔

-
- (3) کپڑے بدلنا۔
- (4) تیل لگانا اگرچہ خوشبودار ہو۔
- (5) مسجد میں سامان لائے بغیر ایسی خرید و فروخت کرنا جو اہل و عیال کی ضروریات زندگی کے لیے ہو۔
- (6) بال بنوانا اس طور پر کہ مسجد میں نہ گریں۔
- (7) دینی و مباح گفتگو کرنا۔
- (8) کنگھا کرنا۔
- (9) آرام کے لیے مسجد میں بستر اور ضروری سامان لانا۔

اعتکاف توڑنے کی جائز صورتیں

- ذیل میں وہ صورتیں ذکر کی جا رہی ہیں جن میں سے بعض میں اعتکاف کا توڑنا جائز اور بعض میں واجب ہے۔
- (1) اعتکاف کی حالت میں ایسا شدید بیمار ہو جائے کہ مسجد میں علاج ممکن نہ ہو تو اعتکاف کو توڑنا جائز ہے۔
- (2) اگر جنازہ کی نماز پڑھنے والا کوئی نہ ہو جنازہ کو دفنانے والا کوئی نہ ہو تو اس مقصد کی خاطر توڑنا جائز بلکہ واجب ہے۔
- (3) آگ میں جلنے والے یا پانی میں ڈوبنے والے کو بچانے کے لیے اور آگ بجھانے کے لیے اعتکاف توڑنا جائز ہے اور اگر اس کے علاوہ کوئی نہ ہو تو واجب ہے۔
- (4) معتکف کو اپنی جان و مال کا خوف ہو۔
- (5) ماں باپ بیوی بچے میں سے کوئی سخت بیمار ہو اور اس کے علاوہ کوئی نہ ہو تو اعتکاف کا توڑنا جائز ہے۔
- (6) حق کی گواہی دینے کے لیے اگر جانا پڑے تو اعتکاف توڑنا جائز ہے۔
- (7) اگر مسجد منہدم ہو جائے تو فوری دوسری مسجد میں منتقل ہو جائے۔
-

اعتکاف کو مکروہ کرنے والے کام

- (1) مسجد میں باقاعدہ تجارت کرنا۔
- (2) غیر مباح گفتگو کرنا۔
- (3) عبادت کے خیال سے خاموش رہنا۔
- (4) موبائیل فون پر گیس کھیلنا اور بلا ضرورت موبائیل فون کا استعمال کرنا۔

اعتکاف کی قضاء

اگر اعتکاف فاسد ہو جائے تو ایک دن کی قضاء کرے گا، اور بقیہ اعتکاف نفل کی حیثیت سے پورا کرے گا، البتہ احتیاط پورے دس دنوں کی قضا کرنے میں ہے۔

معتکف کے مشاغل

- (1) معتکف کا اعتکاف کرنا خود عبادت ہے لہذا لہو و لغویات سے پرہیز کرے۔
- (2) رمضان کو قرآن سے خاص نسبت ہے لہذا تلاوت قرآن کا خوب اہتمام کرے جتنی مرتبہ قرآن ختم کر سکتا ہے کرے، البتہ کم از کم ایک مرتبہ پوری قرآن ختم کرنے کی کوشش کرے۔
- (3) نفل عبادتوں کا بھی خوب اہتمام کرے۔
- (4) تہجد کا خوب اہتمام کرے کیونکہ تہجد نیک لوگوں کا توشہ ہے۔
- (5) معتکف کو چاہیے کہ دعاؤں کا اہتمام کرے، خاص کر رات میں آہ و زاری کے ساتھ خوب اپنے لیے اور سارے مسلمانوں کے لیے دعا کرے، اس لیے کہ دعا عبادت کا مغز ہے بلکہ خود عبادت ہے
- (6) معتکف کی اگر فرض نمازیں چھوٹی ہوئی ہوں تو ان کی قضا کرنا یہ نوافل میں مشغول ہونے سے زیادہ بہتر ہے۔
- (7) دینی کتابوں کا مطالعہ رکھے۔
- (8) جتنا زیادہ ہو سکے درود شریف کا اہتمام کرے۔

- (9) خاموش نہ رہے، بلکہ مختلف ذکروا ذکر سے اپنی زبان آراستہ رکھے کیونکہ عبادت سمجھ کر خاموش رہنا یہ مجوسیوں کا روزہ ہے۔
- (10) معتکف کے لیے بہتر ہے کہ دن بھر کا نظام العمل تیار کر لے اور اس کے مطابق عمل کرے تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔
- (11) اگر کوئی عالم بھی مسجد میں معتکف ہو تو ان سے خوب مسئلہ و مسائل دریافت کرے، کیونکہ دین کا ضروری علم حاصل کرنا جس سے حلال و حرام جائز و ناجائز نیکی اور گناہ میں تمیز کرنا آجائے فرض ہے۔

شب قدر

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحروا ليلة القدر في الوتر من العشر الاواخر من رمضان (بخاری 1/270)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شب قدر کو رمضان کے اخیر عشرہ کی طاق راتوں (21/23/25/27) میں تلاش کرو۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قلت يا رسول الله ان علمت اي ليلة ليلة القدر ما أقول فيها قال قولي

اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عني (ابن ماجہ 274)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بتلا دیجیے کہ اگر مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے (یعنی شب قدر کا پانا اور دیکھنا مجھ کو نصیب ہو جائے) تو اس وقت کیا دعا مانگوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دعا پڑھو:

اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عني

اے اللہ! بیشک تو بہت معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند بھی کرتا ہے، پس تو مجھے بھی معاف فرما دے۔

صدقہ فطر۔ احکام و مسائل

صدقہ فطر

حضرت عمرو بن شعیبؓ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے کہ نبی کریم ﷺ نے مکہ کی گلیوں میں ایک منادی بھیجا کہ اعلان کر دے: آگاہ ہو جاؤ! ہر مسلمان پر صدقہ فطر واجب ہے خواہ مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، چھوٹا ہو یا بڑا۔ (ترمذی 1/146)

صدقہ فطر کن لوگوں پر واجب ہے؟

- ہر وہ مسلمان جو بنیادی ضروریات کے علاوہ نصاب کے بقدر مال کا مالک ہو اس پر صدقہ فطر واجب ہے خواہ وہ مسافر ہو یا مقیم، عورت ہو یا مرد نابالغ ہو یا بالغ یا مجنون۔
- (1) نابالغ اور وہ مجنون جو نصاب کے بقدر مال کے مالک ہوں اس مال سے ان کے ذمہ دار صدقہ فطر نکالیں گے۔
- (2) وہ شخص جس نے رمضان میں روزہ نہیں رکھے اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔
- (3) وہ مریض حضرات جو روزہ کے بجائے فدیہ دے رہے ہیں ان پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔

صدقہ فطر واجب ہونے کے لیے مال داری کا معیار

یہ بات ذہن میں رہنا چاہیے کہ صدقہ فطر واجب ہونے کے لیے مال داری شرط ہے اور مال داری کا معیار یہ ہے کہ ایک مسلمان کے پاس اپنے اہل و عیال کی بنیادی ضروریات زندگی کے علاوہ 612 گرام 360 ملی گرام چاندی، 87 گرام 480 ملی گرام سونا یا مال یا رقم یا کوئی بھی ضرورت سے زائد چیز اتنی مقدار میں ہو کہ 612 گرام 360 ملی گرام چاندی کی قیمت کو پہنچ جائے اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔

ضروریات زندگی سے مراد

ضروریات زندگی سے مراد رہائشی مکان، استعمال کے کپڑے خواہ برابر استعمال ہوتے ہو یا موسم گرما و سرما کے الگ الگ کپڑے ہوں اسی طرح خاص موقعوں کے لیے تقریبات وغیرہ کے واسطے رکھے ہوں، برتن گھر کے سامان جو روزمرہ استعمال کے ہوں یا مہمانوں کی ضیافت کے موقع پر خادم، فون ایک گاڑی ایک سال کے بقدر کھانے کی اشیاء غرضیکہ وہ تمام چیزیں بنیادی ضرورت میں داخل ہیں، جن کے بغیر انسانی زندگی کا گذر دشوار ہو، اور اس میں افراد و اشخاص کے مراتب کے فرق کا لحاظ بھی کیا جائے گا۔

صدقہ فطر کن لوگوں کی طرف سے دینا ہے اور کن کی طرف سے نہیں؟

- (۱) اپنی ذات کے علاوہ ان لوگوں کی طرف سے بھی دینا واجب ہے، جن پر کامل ولایت حاصل ہو اور جو زیر پرورش ہوں اس میں نابالغ محتاج بچے بچیاں اور مجنون اولاد خواہ بالغ ہو یا نابالغ داخل ہے۔
- (۲) صدقہ فطر اپنے صحیح العقل بالغ اولاد یا بیوی کی طرف سے نکالنا واجب نہیں لیکن اگر نکال دے تو بہتر ہے ادائیگی ہو جائیگی۔
- (۳) یتیم پوتے پوتیاں، نواسے نواسیوں کا صدقہ فطر داد اور نانا پر واجب نہیں ہے۔
- (۴) بہو کا صدقہ فطر خسر پر واجب نہیں ہے۔
- (۵) ایک بھائی پر دوسرے بھائی کا صدقہ فطر نکالنا واجب نہیں ہے۔
- (۶) منہ بولی اولاد کی جانب سے بھی نکالنا واجب نہیں ہے۔
- (۷) والدین کی طرف سے نکالنا واجب نہیں ہے، اگرچہ والدین اولاد کی کفالت میں ہوں، لیکن اگر کوئی اولاد ان کی اجازت سے نکال دے تو ادا ہو جائے گا اور اگر بغیر اجازت کے نکال دے تو بھی ادا ہو جائے گا، اگر والدین اس کی کفالت میں نہ ہو تو بلا اجازت ادا نہ ہوگا۔
- (۸) گھر کے نوکروں کی طرف سے نکالنا واجب نہیں ہے۔

صدقہ فطر واجب ہونے کا وقت

- (1) عید الفطر کی صبح صادق طلوع ہونے کے بعد صدقہ فطر واجب ہوتا ہے۔
- (2) رمضان میں یا رمضان سے پہلے بھی صدقہ فطر نکال سکتے ہیں، البتہ عید الفطر کی صبح صادق کو نکالنا مستحب ہے۔
- (3) اگر کوئی صبح صادق سے پہلے مر گیا یا مالدار غریب ہو گیا تو صدقہ فطر واجب نہیں ہوگا۔
- (4) اگر کوئی آدمی صبح صادق سے پہلے مسلمان ہو جائے یا فقیر مالدار ہو جائے یا بچہ پیدا ہو جائے تو ان تمام پر صدقہ فطر واجب ہوگا۔
- (5) اگر کوئی صبح صادق کے بعد مر گیا یا مالدار غریب ہو گیا تو اس کے ذمہ سے صدقہ فطر ختم نہیں ہوگا بلکہ ادا کرنا پڑے گا، البتہ جو شخص صبح صادق کے بعد مسلمان ہو یا غریب مالدار ہو جائے یا بچہ پیدا ہو جائے تو ان تمام پر صدقہ فطر واجب نہیں ہوگا۔
- (6) اگر کسی نے عید الفطر کے دن نہیں نکالا پھر بھی اس کے ذمہ صدقہ فطر واجب رہے گا، ہر حال میں مرنے سے پہلے دینا ہوگا اور اب اس کا حکم عام صدقات کا ہوگا یعنی ثواب میں کمی ہو جائے گی اس لیے کہ آپ ﷺ نے فرمایا صدقہ فطر نماز عید سے پہلے ادا کیا جائے تو صدقہ فطر مقبول ہوتا ہے اور نماز کے بعد ادا کیا جائے تو عام صدقات کی طرح ایک صدقہ شمار ہوگا۔

صدقہ فطر کی مقدار

- (1) حدیث میں جن چیزوں کے ذریعہ صدقہ فطر نکالنے کا حکم ہے وہ کھجور، جو، بے پوست جو، کشمش، گیہوں، آنا اور پنیر ہے۔
- ان تمام چیزوں میں سے جس سے بھی نکالے ادا ہو جائے گا، البتہ اگر گیہوں کے ذریعہ نکالنا چاہے تو نصف صاع یعنی تقریباً ایک کلو پانچ سو نوے گرام ہونا ضروری ہے۔
- گیہوں کے علاوہ بقیہ چیزوں سے نکالنا ہو تو ایک صاع یعنی تقریباً تین کلو ایک سو اسی گرام (3.180gm) ہونا ضروری ہے۔

- (2) حدیث میں ذکر کی گئی اشیا کے علاوہ سے صدقہ فطر نکالنا ہو جیسے چاول وغیرہ تو اوپر ذکر کی گئی اشیا میں سے کسی ایک کو متعین کر کے اس کی قیمت کا اندازہ کر کے پھر اس کی قیمت کے ذریعہ سے چاول خرید کر دیئے جائیں گے مثلاً اگر گہوں کو معیار بنایا تو پونے دو کلو گہوں کی جو قیمت ہو اس قیمت میں جتنا چاول آسکتا ہے خرید کر دیا جائے یا پھر کھجور وغیرہ کو معیار بنایا تو ساڑھے تین کلو کھجور کی جو قیمت ہو اس قیمت میں جتنا چاول وغیرہ آسکتا ہے خرید کر دیا جائے۔
- (3) صدقہ فطر قیمت کے ذریعہ سے بھی نکالا جاسکتا ہے اگر گہوں کے ذریعہ ادا کرنا چاہے تو ایک کلو پانچ سو نوے گرام گہوں کی قیمت جو بھی ہو وہ مستحق کو دے گہوں کے علاوہ سے دینا چاہے تو ساڑھے تین کلو کھجور کی جو قیمت ہوگی ادا کرے گا۔

صدقہ فطر کا مصرف

- (1) ہر اس مسلمان کو صدقہ فطر دینا جائز ہے جو صاحب نصاب نہ ہو۔
- (2) اسی طرح سید ہاشمی بھی نہ ہو۔
- (3) اپنے اصول یعنی ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی وغیرہ کو اوپر تک نہیں دے سکتا ہے۔
- (4) اپنے فروع یعنی اولاد، بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی وغیرہ کو بھی نہیں دے سکتا ہے۔
- (5) شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو نہیں دے سکتی ہے۔
- (6) اس کے علاوہ باقی رشتہ دار بھائی بہن، چچا، چچی، خالہ، پھوپھی، ماموں، ممانی اور ان کی اولادیں، رضاعی والدین، رضاعی اولاد، سوتیلے والدین، سوتیلی اولاد، بہو، داماد اور سرسر کو دے سکتے ہیں بشرطیکہ یہ سب مستحق ہوں اور صاحب نصاب نہ ہوں اور نہ ہی سید ہاشمی ہوں۔
- (7) رشتہ داروں کو بھی صدقہ فطر دینے میں ترتیب کا لحاظ کرنا مناسب ہے کہ پہلے جو رشتہ میں سب سے زیادہ قریب ہے اس کو پھر اس کے بعد والے کو مثلاً پہلے بھائی، بہن کو پھر ان کی اولاد کو پھر چچا وغیرہ کو اگر اس کے خلاف کیا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

- (8) اگر رشتہ داروں میں نہ ہو تو پڑوسی کو دے گا، اگر مستحق ہوں پھر اپنے گاؤں یا محلہ والوں کو پھر اپنے شہر والوں کو اسی طرح مقروض و مسافر کو بھی دینا جائز ہے۔
- (9) دینی مدارس کے مستحق طلباء کو بھی دینا جائز ہے۔
- (10) جن لوگوں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے ان ہی لوگوں کو صدقہ فطر بھی دیا جاسکتا ہے۔
- (11) کافر مشرک کو صدقہ فطر دینا جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ مسلمان کو دیا جائے۔
- (12) ایک صدقہ فطر کو کئی فقراء یا مستحقین میں تقسیم کرنا جائز ہے تاہم بہتر یہ ہے کہ ایک ہی کو دے۔

- (13) ایک صدقہ فطر ایک غریب کو دیا جاسکتا ہے۔
- (14) چند افراد کے صدقہ فطر بھی کسی ایک شخص کو دیئے جاسکتے ہیں۔
- (15) مسجد کے لیے دینا جائز نہیں ہے۔



عید احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب عید الفطر کا دن آتا ہے تو خدا کے فرشتہ تمام راستوں کے نلڑ پر کھڑے ہو جاتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ اے مسلمانوں! رب کے پاس چلو جو بڑا کریم ہے اور نیکی اور بھلائی کی باتیں بتاتا اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دیتا ہے، پھر اس پر بہت زیادہ انعام دیتا ہے، تمہیں اس کی طرف سے تراویح پڑھنے کا حکم دیا گیا، تم کو دن میں روزے رکھنے کا حکم دیا گیا تو تم نے روزے رکھے اور اپنے رب کی اطاعت گزاری کی تو اب چلو اپنا انعام لے لو، اور جب لوگ عید کی نماز پڑھ چکے ہیں تو خدا کا ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اے لوگو! تمہارے رب نے تمہاری بخشش فرمادی پس تم اپنے گھروں کو کامیاب و کامران لوٹو! یہ عید کا دن انعام کا دن ہے اور اس دن کو فرشتوں کی دنیا میں انعام کا دن کہا جاتا ہے۔

(ترغیب و ترہیب)

عید کا دن

۲۹ رمضان کو اگر چاند نظر آجائے تو آئندہ کل عید کا دن ہوگا، ورنہ ۳۰ دن مکمل کئے جائیں پھر آئندہ کل یکم شوال کو عید کا دن ہوگا۔

نماز عید کا وقت

- (۱) جب سورج طلوع ہو جائے اور نماز کا وقت مکروہ (تقریباً پندرہ منٹ) ختم ہو جائے تو عیدین کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے اور زوال تک رہتا ہے اس دوران جب چاہے نماز عید ادا کی جاسکتی ہے
- (۲) عید الفطر میں نماز سے پہلے صدقہ نکالنا ہوتا ہے اس لئے اس میں کسی قدر تاخیر مسنون ہے البتہ عید الاضحیٰ کی نماز جلد پڑھنا مستحب ہے۔

نماز عید کن لوگوں پر واجب ہے

عید کی نماز مسلمان، مقیم، صحت مند، عاقل، بالغ، اور بینا مرد پر واجب ہے لہذا مسافر، نابالغ، مجنون، اندھا، عورت اور چلنے پھرنے سے معذور شخص پر واجب نہیں ہے۔
☆ جو شرائط جمعہ کی نماز فرض ہونے کے ہیں وہی شرائط عید کی نماز کے بھی ہیں، لہذا عید کی نماز بغیر جماعت اور تنہا نہیں پڑھی جاسکتی۔

عید کے روز غسل اور عمدہ کپڑے

عید، حق تعالیٰ شانہ کی ضیافت کا دن ہے اس لئے اس مناسبت سے غسل کرنا اور عمدہ کپڑے پہننا اور عطر لگانا سنت ہے، ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ عید کے دن کے لئے غسل فرماتے تھے، امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے موقع پر اپنا سب سے عمدہ لباس پہنتے، آپ کے پاس ایک انتہائی خوبصورت جبہ تھا جو آپ عیدین اور جمعہ کے لیے پہنا کرتے تھے۔ (زاد المعاد)

نماز عید کا طریقہ اور مسائل

پہلی رکعت میں کل چار تکبیرات ہوں گی، چاروں تکبیرات میں ہاتھ کانوں تک اٹھائے، پہلی اور چوتھی تکبیر کے وقت ہاتھ باندھ لے، یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ جس تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ لے اور جس تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا نہیں ہے وہاں ہاتھ چھوڑ دے ملاحظہ کیجئے۔

| | | |
|-------------|----------------------|------------------|
| پہلی تکبیر | ہاتھ اٹھا کر باندھنا | ثنا پڑھی جاتی ہے |
| دوسری تکبیر | ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دے | |
| تیسری تکبیر | ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دے | |
| چوتھی تکبیر | ہاتھ اٹھا کر باندھنا | قراءت کی جاتی ہے |

قراءت کے بعد جو امام کرے اس کی اقتدا کی جائے ایک رکعت مکمل ہو جائے گی اب دوسری رکعت میں امام پہلے سورہ فاتحہ اور ضم سورہ پڑھے گا پھر چار تکبیرات کہی جائیں گی پہلی تین تکبیروں میں ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دے اور چوتھی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے بغیر تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے، بقیہ ارکان عام نمازوں کی ہی طرح ادا کئے جائیں گے۔

- (۱) عید الفطر کی نماز سے پہلے مطلق نفل نماز پڑھنا درست نہیں ہے، بلکہ مکروہ ہے۔
- (۲) عید الفطر کے دن تمام روزے دار اللہ عزوجل کے مہمان ہیں اس لیے عید الفطر کی نماز سے پہلے ایک یا اس سے زائد طاق کھجور کھانا مسنون ہے اور کھجور میسر نہ ہونے کی صورت میں کوئی بیٹھی چیز کھانا مستحب ہے
- (۳) عید گاہ پیدل جانا چاہیے نہ کہ سواری پر کیونکہ اس میں تواضع ہے۔
- (۴) اگر کوئی گاڑی یا کوئی سواری سے عید گاہ چلا جائے تو نہ کوئی گناہ ہے اور نہ کوئی کراہت صرف خلافِ اولیٰ ہے اگر عید گاہ دور ہو تو مکروہ بھی نہیں ہے۔
- (۵) اگر کوئی شخص سعودی عرب میں عید کی نماز پڑھ کر ہندوستان آتا ہے اور یہاں بھی دوسرے دن عید ہے تو اسے ہندوستان میں بھی عید کی نماز پڑھنی چاہیے۔

- (6) اگر کسی کی نماز عید کی تکبیرات چھوٹ گئیں اس حال میں کہ امام ابھی قرأت کر رہا ہے تو یہ شخص نماز میں داخل ہوتے ہی تین تکبیرات جلدی سے کہے گا پھر امام کی اتباع کرے گا۔
- (7) اور اگر امام کو رکوع کی حالت میں پائے تو تکبیر تحریمہ کہہ کر کھڑے کھڑے تین تکبیرات کہہ کر پھر رکوع میں چلا جائے اور اگر ایسا کرنے میں امام کے رکوع سے سر اٹھانے کا اندیشہ ہو تو فوری رکوع میں چلا جائے اور ہاتھ اٹھائے بغیر تین تکبیرات رکوع میں کہہ لے۔
- (8) اور اگر امام رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو گیا اور اس کی رکعت فوت ہو گئی تو اب تکبیرات نہ کہے بلکہ اب امام کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک رکعت مکمل کرنے کے لیے جب ٹھہرے گا تو ثناء تعوذ و تسمیہ و قراءت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے تکبیرات کہے گا۔
- (9) مصافحہ و معافۃ نماز عیدین کی سنت نہیں ہے اسی لئے ہمارے اسلاف و اکابر کا نماز عید کے بعد مصافحہ و معافۃ کرنے کا بھی معمول رہا ہی نہیں ہے۔
- (10) جس شخص کو عید کی نماز نہ ملے تو وہ تنہا عید کی نماز نہیں پڑھے گا، بلکہ اپنے گھر جا کر تنہا دو یا چار رکعت نفل پڑھے گا اور توبہ و استغفار کرے گا، البتہ چند لوگوں کی چھوٹ گئی تو وہ کسی کھلے مقام یا ہال جہاں ہر ایک کو آنے کی اجازت ہو نماز عید پڑھ سکتے ہیں۔

عید مبارک

عید کیسے منائیں

عید آرہی ہے، آپ کے بچے (خدا آپ کا سایہ ان کے سروں پر قائم رکھے) خوش ہو رہیں، کہ نئے نئے رنگین کپڑے پہننے کو ملیں گے، طرح طرح کی مٹھائیاں اور اچھے کھانے کھانے میں آئیں گے اور عید گاہ میں نئے نئے کھلونے خریدیں گے۔ آپ کو اپنے بچوں کی خوشیاں مبارک، لیکن یہ بھی کبھی آپ نے سوچا ہے، کہ ان مٹھائیوں اور کھانوں کی لذت کتنے لمحوں تک، اور کپڑوں اور کھانوں کی خوشی کتنی دیر قائم رہ سکتی ہے؟ کپڑے میلے ہوں گے، کھلونے ٹوٹیں گے، اور مٹھائیاں حلق کے نیچے اتر جائیں گی۔ اپنے بچوں کو ہستا کھیلتا دیکھ کر تھوڑی دیر آپ بھی خوش ہو لیں گے لیکن جس طرح تھوڑی ہی دیر کے بعد ان کی اداسی یقینی ہے، اسی طرح آپ کی بھی خوشی ٹھہرنے والی نہیں، آپ وہ دائمی خوشی کیوں نہ خرید فرمائیں جسے نہ کبھی زوال ہو، اور نہ جس سے آپ محروم ہو سکیں؟

آپ کے پڑوس میں، آپ کے محلہ میں، آپ کی بستی میں، آپ ہی کے بچوں کی طرح دل رکھنے والے اور دلوں میں ارمان و شوق رکھنے والے کچھ اور بچے بھی ہیں، جن کے ناز بردار ماں باپ آج اس عالم میں موجود نہیں، عید ان کے گھر میں بھی آئی ہے، پر ان کے چہرے اداس ہیں اور کوئی ان کی اداسی پر کڑھنے والا نہیں، ان کے دل غم گین ہیں، اور کوئی ان کی غم گینی کو دور کرنے کی تڑپ اپنے دل میں رکھنے والا نہیں، وہ بے والی و وارث ہیں، آپ ان کی سرپرستی کیجیے، وہ بے آسرے ہیں آپ ان کا آسرہ بنئے۔ آپ کی عید جب ہی مقبول ہو سکتی ہے، جب آپ ان کی عید کو اپنی عید بنائیں، اور اپنے دل میں یہ خیال تک نہ لائیں کہ آپ ان پر کوئی احسان و نوازش کر رہے ہیں، بلکہ اپنی خوش بختی پر سجدہ شکر کریں، کہ آپ کو اپنی عاقبت سدھارنے کا ایک اور موقع دیا گیا! اگر آج ایک یتیم کی بھی عید آپ نے کرادی تو کل جب تمام ہنستے ہوئے چہرے رو رہے ہوں گے، آپ کے چہرے پر انشاء اللہ اس وقت بھی تبسم رقص کر رہا ہوگا!

(ماخوذ از سچی باتیں)

شوال کے روزے

- رمضان کے بعد شوال کے چھ روزوں کی بھی بڑی فضیلت ہے چنانچہ حدیث میں ہے
 من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال كان كصيام الدهر
 (رواہ مسلم 1/369)
- ترجمہ: جو شخص رمضان کے روزے رکھے پھر شوال کے چھ روزے بھی رکھ لے تو اسے
 سال بھر روزے رکھنے کا ثواب ملے گا
- (1) شوال کے روزوں کے وہی احکام ہوں گے جو رمضان کے لئے ہیں۔
 - (2) شوال کے روزوں کا عید کے دوسرے دن ہی سے رکھنا ضروری نہیں ہے۔
 - (3) شوال کے روزوں کو لگاتار رکھنا بھی ضروری نہیں ہے بلکہ ماہ شوال کے ختم تک کبھی بھی رکھ سکتے ہیں اور وہی ثواب کے مستحق ہوں گے۔
 - (4) شوال کے چھ روزوں کی تکمیل پر چھوٹی عید کا منانا قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہے، اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں، عید الفطر، عید الاضحیٰ، تیسری عید کا تصور اسلام میں نہیں ہے۔

سال بھر کے روزے

یوم عرفہ (نویں ذی الحجہ) کا روزہ

حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، عرفہ کے دن کا روزہ تو مجھے اللہ سے امید ہے کہ وہ گزشتہ ایک سال اور آنے والے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بنادیتا ہے۔ (ترمذی 1/157)

نوٹ: گناہوں سے مراد گناہِ صغیرہ ہے، کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوں گے۔

یوم عاشورہ کا روزہ

حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عاشوراء کے روزہ کے سلسلہ میں مجھے امید ہے کہ اس کی وجہ سے گزشتہ سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے (ترمذی 1/158)

نوٹ: صرف دسویں محرم کا روزہ رکھنا مکروہ ہے، لہذا ۹/۱۰ یا ۱۰/۱۱ کا روزہ رکھیں۔

پندرہویں شعبان کا روزہ

شبِ برات کے مستحب اعمال میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دن میں روزہ رکھا جائے۔ حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جب شعبان کی پندرہویں رات ہو، تو اس رات کو عبادت کرو، اور دن میں روزہ رکھو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس رات آسمان دنیا پر آتے ہیں، اور غروبِ آفتاب تک رہتے ہیں۔ (ابن ماجہ/99)

ایامِ بیض (قمری ماہ کے ۱۳، ۱۴، اور ۱۵) کے روزے

ہر مہینہ کے تین روزے رکھنا بالاتفاق مسنون و مستحب ہے، حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: میرے خلیل ﷺ نے ہر ماہ مجھے تین دن روزہ رکھنے کی وصیت کی (بخاری 1/266)

ایک حدیث میں ہے کہ ہر ماہ تین روزے رکھنے والا پورے زمانہ روزہ رکھنے والے کے حکم میں ہے، حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مہینہ میں تین روزے ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے (پورے مہینہ کے) یہ سال کے روزوں کے برابر ہیں (مسلم 1/367)

یہ روزے قمری ماہ کے ۱۳، ۱۴، اور ۱۵ کو رکھے جائیں گے، حضرت ابوذر غفاریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! جب تم مہینہ کے روزے رکھو، تو تیرہ، چودہ، اور پندرہ کو روزے رکھو (ترمذی 1/159)

مکروہ و ممنوع روزے

عیدین اور ایام تشریق کا روزہ

عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ) کو اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے اور خوشی منانے کے لئے بنایا ہے اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا: یہ دودن ہیں، ان دنوں کا روزہ رکھنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا، (پہلا دن یعنی عید الفطر) تمہارے روزوں سے افطار کا دن ہے اور دوسرا دن (عید الاضحیٰ) جس میں تم لوگ اپنے قربانی کے جانوروں سے کھاتے ہو (بخاری 1/267)

شعبان کے نصف آخر کا روزہ

شعبان کی پندرھویں تاریخ کے بعد سولہویں تاریخ سے شعبان کی آخری تاریخ تک روزہ رکھنا مکروہ ہے، حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شعبان کا نصف (آخر) بچ جائے تو روزہ نہ رکھو۔ (ترمذی 1/155)

صوم دہر

یعنی مسلسل روزے رکھنا کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صوم دہر (یعنی مسلسل روزے رکھے، اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا۔ (مسلم 1/366)

صوم وصال

یعنی بلا افطار و سحر قصداً مسلسل روزے رکھنا، خواہ لگاتار دودن ہوں یا اس سے زائد، شیخین کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال (پے درپے) روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ (بخاری 1/263)

سولہ سیدوں کے نام سے روزے

سولہ سیدوں کے نام سے ہر قمری ماہ کی سولہ تاریخ کو خاص کر کے سولہ ماہ تک پابندی سے روزے رکھنا ایک مشرکانہ عمل ہے قرآن و حدیث یا عمل صحابہ سے ثابت نہیں ہے، شرعاً بالکل درست نہیں ہے بلکہ یہ غیر اللہ سے مدد طلب کرنے اور اس کی عبادت کے مشابہ ہے اس سے بچنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے یہی ایمان کا تقاضہ ہے۔

مزید معلومات کے لئے جامعہ کے مفتیان کرام سے ان نمبرات پر ربط کر سکتے ہیں:

9700783103 مولانا زکریا فہد قاسمی:

9700629573 مفتی شیخ اسد اللہ یاسر حسامی:

9032794902 مفتی محمد عرفان قاسمی:

9396661309 مفتی محمد عبدالاحد عامر قاسمی:

ماخذ و مصادر

- (1) قرآن مجید
 - (2) الجامع الصحیح
 - (3) الصحیح المسلم
 - (4) مشکاة المصابیح
 - (5) الہدایۃ بدایۃ المبتدی
 - (6) رد المحتار
 - (7) البحر الرائق
 - (8) جواهر الفقہ
 - (9) قاموس الفقہ
 - (10) جدید فقہی مسائل
 - (11) کتاب الفتاوی
 - (12) رمضان کے شرعی احکام
 - (13) فتاوی رحیمیہ
 - (14) فتاوی محمودیہ
 - (15) آپ کے مسائل اور ان کا حل
 - (16) احسن الفتاوی
 - (17) سچی باتیں
 - (18) زاد المعاد
 - (19) ابن ماجہ
 - (20) ترمذی
- الامام محمد بن اسماعیل بخاریؒ
 امام ابوالحسن مسلم بن حجاج بن مسلم قشیریؒ
 شیخ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ خطیب بغدادیؒ
 شیخ الاسلام ابوالحسن علی بن ابوبکر برہان الدین مرغینانیؒ
 ابن عابدین شامیؒ
 ابن نجیم مصریؒ
 مفتی شفیق صاحبؒ
 مولانا خالد سیف اللہ رحمانیؒ
 مولانا خالد سیف اللہ رحمانیؒ
 مولانا خالد سیف اللہ رحمانیؒ
 مولانا مفتی محمد مصطفی عبدالقدوس ندویؒ
 مفتی سید عبدالرحیم لاچپوریؒ
 مفتی محمود الحسن گنگوہیؒ
 مولانا یوسف لدھیانویؒ
 مفتی رشید احمد صاحبؒ
 مولانا عبدالماجد دریابادیؒ
 الامام ابن قیم جوزیؒ
 ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینیؒ
 ابوعیسیٰ محمد بن سورہ بن شداد الترمذیؒ

مختصر تعارف

تجوید القرآن ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد!

برادران اسلام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مذہب دو چیزوں کا نام ہے ایک وہ تعلیمات جو من جانب اللہ عطا کئے گئے دوسرے وہ تہذیب و کلچر جو نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس سے رائج ہوئے۔ یہ دو چیزیں ایسی ہیں جن کا ہر مذہب والا اعتراف کرتا ہے لیکن ان کی شان امتیاز اور خصوصیت جتنی اسلام میں پائی جاتی ہے کسی اور مذہب میں اسکا عشر عشر بھی موجود نہیں۔ یہی دو چیزیں اسلام اور مسلمانوں کی پہچان بھی ہیں۔ مدارس اسلامیہ ایک ایسا وسیلہ ہے جو دینی تعلیم کے ذریعہ بچپن ہی میں اسلام سے روشناس کروا کر اور توحید و رسالت کا عقیدہ پڑھا کر مسلم بچوں کو اپنے مذہب سے جڑے رہنے کی تلقین اور ان کی خصوصیات و امتیازات کا تحفظ کرتا ہے، اسی طرح مدارس اسلامیہ کی حیثیت ملت اسلامیہ کیلئے ایسی ہی ہے جیسے انسانی جسم کیلئے اس کے دل کی۔

تجوید القرآن ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ کا قیام بھی آج سے 30 سال قبل ”مذہب اسلام و تہذیب اسلام“ کی حفاظت اور اسکے ماننے والوں کے تخصصات و امتیازات کے تحفظ کیلئے ہوا ہے۔ جس کیلئے یہ ادارہ مختلف محاذوں پر خدمات انجام دے رہا ہے۔ واضح رہے کہ ٹرسٹ اپنی تمام سرگرمیاں ریاست کے مشہور اکابر علماء و بزرگان دین کی زیر سرپرستی انجام دیتا ہے، اور سالانہ تمام حسابات چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ سے آڈٹ کرائے جاتے ہیں۔

30 سالہ مدت میں جامعہ نے (770) حفاظ کرام (12) عالمات (730) ٹیلرنگ سنٹر اور قرآن و دینیات کی فارغات امت کو فراہم کئے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ علماء و عالمات جنہوں نے یہاں حفظ قرآن کی تکمیل کر کے دیگر مرکزی اداروں سے سند فضیلت حاصل کی وہ تقریباً 300 سے زائد ہیں۔

اس ٹرسٹ کے تحت چار ذیلی ادارے قائم ہیں

جامعہ اسلامیہ تجوید القرآن: اس شعبہ میں لڑکوں کو حفظ ناظرہ قاعدہ کی مکمل تعلیم تجوید کے ساتھ دی جاتی ہے، اور طلبہ کو انگریزی، اردو، حساب اور دینیات کی مکمل تعلیم کا بھی پوری توجہ کے ساتھ نظم ہے، الحمد للہ طلبہ کرام کو نہ صرف یہ زبانی یاد دلایا جاتا ہے بلکہ اس کی عملی مشق بھی کرائی جاتی ہے۔

جامعہ اسلامیہ بنات الابراہ: یہ شعبہ صرف لڑکیوں کی دینی تعلیم کیلئے خاص ہے، اس میں بھی حفظ ناظرہ قاعدہ کی مکمل تعلیم تجوید کے ساتھ دی جاتی ہے، اور طالبات کو مکمل پردہ کے ماحول

میں رکھ کر علم دین سے آراستہ کیا جاتا ہے، ان کیلئے بھی انگریزی، اردو، حساب اور دینیات کی مکمل تعلیم کا پوری توجہ کے ساتھ نظم ہے۔

شعبہ عالمیت: اس شعبہ کے تحت طالبات کو عالمیت کی مکمل (7) سالہ اعدادیہ تادورہ حدیث تعلیم دی جاتی ہے۔

حرمین پبلک اسکول: اس شعبہ کے تحت مسلم نونہالان کو اسلامی ماحول میں دینیات کی لازمی تعلیم کے ساتھ انگریزی تعلیم کا نظم ہے، اس شعبہ میں غریبوں کیلئے قابل اداء فیس رکھی گئی تاکہ تعلیم کی اہمیت کے ساتھ ساتھ تعلیم تجارت سے محفوظ رہے۔ فی الحال اس میں نسری تاساتویں جماعت تعلیم کا نظم ہے، انشاء اللہ جماعتوں بتدریج اضافہ ہوتا جائیگا۔

اسلامیہ ٹیلرنگ اینڈ ایمبراڈری ٹریننگ سنٹر: اس شعبہ کے تحت خواتین و طالبات کو ٹیلرنگ اور ایمبراڈری کی تعلیم کے ساتھ دین کی بنیادی تعلیم بھی لازماً دی جاتی ہے اور کچھ احادیث رسول ﷺ بھی روزانہ 20 منٹ سنائے جاتے ہیں۔ ہر چھ ماہ میں کورس مکمل کرنے والی خواتین و طالبات کو سرٹیفکیٹ اور کامیابی کے اعتبار سے مناسب انعام بھی دیا جاتا ہے، اب تک ۷ رسال کے عرصہ میں استفادہ کرنے والی مسلم و غیر مسلم خواتین و طالبات کی تعداد 730 ہے۔

ٹرسٹ کی رفاہی اور سماجی خدمات

☆ چاروں شعبوں کے بہ شمول جامعہ میں 60% تا 70% فی صد تعداد ان طلبہ و طالبات کی ہے جن سے ماہانہ فیس ان کی غربت کی وجہ سے وصول نہیں کی جاتی، ان کیلئے مفت تعلیم کا نظم کیا جاتا ہے، اور برقعہ اور یونیفارم اور کتابیں مفت دی جاتی ہیں۔ اور وہ طلبہ جو انتہائی یتیم یا غریب ہوتے ہیں ان کے سرپرستوں کو ماہانہ وظیفہ حسب استحقاق 1000 روپے دئے جاتے ہیں۔

☆ وہ طلبہ و طالبات جو کسی اسکول میں عصری تعلیم حاصل کر رہے ہوتے ہیں ان کیلئے ۵ مختلف جگہوں پر صبا جی مسائی تعلیم کا مفت نظم کیا گیا ہے، اس میں پڑھانے والے اساتذہ کرام کو ٹرسٹ کی طرف سے ماہانہ تنخواہ جاری کی جاتی ہے۔

☆ وہ طلبہ جن کے پاس اس جامعہ میں حفظ قرآن مجید مکمل کرنے کے بعد آئندہ کی تعلیم جاری رکھنے کیلئے مالی وسائل نہیں ہوتے ان کیلئے کسی مرکزی ادارہ میں تعلیم کا نظم کیا جاتا ہے، اور ان کی تمام ضروریات کا خرچ فارغ التحصیل ہونے تک ٹرسٹ برداشت کرتا ہے۔ ان طلبہ کو 1500 تا 2000 روپے تک وظیفہ جاری کیا جاتا ہے

☆ مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے دیہات میں چلائے جانے والے مکاتب میں سے پانچ اساتذہ کی ماہانہ تنخواہ کا نظم بھی ٹرسٹ اپنی ذمہ داری سمجھ کر پورا کرتا ہے۔

☆ اس کے علاوہ خاص مواقع پر جیسے یتیم و غریب لڑکیوں کی شادی بیاہ کا مسئلہ ہو یا رمضان و عید کے موقعوں پر غرباء میں افطاری اور کپڑوں کے نظم کا مسئلہ ہو یا غریب گھرانے میں کسی کے انتقال کے وقت تجہیز و تکفین کا معاملہ ہو، ان سب حالات میں ٹرسٹ کی طرف سے مالی تعاون کیا جاتا ہے۔

☆ سوسائٹی میں اصلاح کی غرض ہر جمعرات کو بعد نماز ظہر ایک گھنٹہ جلسہ اصلاح معاشرہ منعقد کیا جاتا ہے جس میں ہر پندرہ دن میں ایک بار ریاست آندھرا پردیش کے معروف بزرگ مرجع العلماء والصلحاء استاذ الاساتذہ عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب دامت برکاتہم پابندی سے شرکت فرماتے ہیں اور ان کی نصائح سے طلبہ و طالبات کے ساتھ عوام کی ایک اچھی تعداد کو استفادہ کا موقع ٹرسٹ فراہم کرتا ہے۔ نیز ہر پیر کو بعد نماز عشاء ذکر و درس تصوف کی ایک مجلس تزکیہ نفس کیلئے منعقد کی جاتی ہے۔ اس میں مرجع العوام والخواص محبوب الصلحاء سالک بانسبت نمونہ اسلاف شیخ طریقت عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمن صاحب قاسمی صوفی دامت برکاتہم خلیفہ و جانشین عارف باللہ وفانی فی اللہ حضرت صوفی غلام محمد صاحب نور اللہ مرقدہ شرکت فرماتے ہیں اور اپنے قیمتی وعظ سے سامعین کو مستفید فرماتے ہیں۔ اس کے علاوہ بیرون ریاست کے علماء کرام کی آمد کے موقع پر حسب سہولت و حسب موقع پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔

شعبہ نشر و اشاعت: اس شعبہ کے تحت عوام میں دینی بیداری کیلئے حسب ضرورت کتابچے دیواری پرچے وغیرہ شائع کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ ”طریقۂ نماز کتاب و سنت کی روشنی میں“ (اردو، انگریزی) کتابچہ اور چارٹ کی شکل میں اور ”مرد و عورت کی نماز میں فرق“ (اردو، انگریزی) کتابچہ کی شکل میں ”عقائد اہل السنۃ والجماعۃ“ ”مسئلہ تین طلاق“ چارٹ کی شکل میں چھپ کر منظر عام پر آچکے ہیں۔

تعداد طلبہ و طالبات

| شعبہ | تعداد طلبہ | شعبہ | تعداد طلبہ |
|----------------------------|------------|------------------------|------------|
| جامعہ اسلامیہ تجوید القرآن | 535 | حریم پبلک اسکول | 450 |
| جامعہ اسلامیہ بنات الابرار | 312 | اسلامیہ ٹیلرنگ سنٹر | 60 |
| امداد پانے والے مکاتب | 8 | | |
| کل تعداد طلبہ و طالبات | 1297 | کل تعداد اساتذہ و عملہ | 87 |

کوئی فخر نہیں، بس آپ حضرات کا حسن ظن اور مخلصانہ تعاون اور بزرگان دین کی دعاؤں کے ساتھ اور اللہ رب العزت کے خاص فضل و کرم کے ذریعہ یہ کارواں اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔

سالانہ مصارف و ذرائع آمدنی: ادارہ کے سالانہ اخراجات علاوہ تعمیرات کے تقریباً بیاسی لاکھ -/82,00,000 روپے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آپ جیسے مخلص اصحاب خیر کے تعاون سے ہی پورے ہوتے ہیں۔

ٹرسٹ کے عزائم و منصوبے: ☆ شعبہ نسوان کیلئے علیحدہ عمارت ☆ دارالمطالعہ فیض ابراہیم کی تعمیر و توسیع ☆ مدرسہ کے قرب و جوار میں مبلغین و خطباء کا انتظام مع مشاہرہ ☆ دیہی و پسماندہ علاقوں میں دینی تعلیم کیلئے مکاتب و مدرسین کا قیام مع مشاہرہ

فوری ضروریات:

بڑھتی مہنگائی اور گرانی کی وجہ سے اس وقت ہر آدمی پریشان ہے، ایسے میں دین کی خدمت کرنے والوں کو دنیاوی ضروریات سے حتی الامکان مکتفی کرنا بہت ضروری ہے تاکہ یکسوئی کے ساتھ دین کی خدمت ہو سکے جس کی وجہ سے اساتذہ کی تنخواہوں میں اضافہ نہایت ناگزیر ہو گیا ہے، چنانچہ ادارہ نے طے کیا کہ شعبہ ناظرہ کے ایک استاذ کی تنخواہ کم سے کم 6000 روپے اور شعبہ حفظ کے ایک استاذ کی تنخواہ 7000 روپے اور شعبہ عالمیت کے ایک استاذ کی تنخواہ 9000 روپے اور حافظ و عالم و مفتی کیلئے 10000 روپے اور مبلغ کیلئے 12000 روپے ہو۔

آپ سے اپیل ہے کہ اساتذہ میں کسی ایک استاذ کے نصف سال کی تنخواہ یا ایک سال کی تنخواہ کی ذمہ داری قبول فرمائیں۔ انشاء اللہ اس تعاون کا آپ کو قیامت تک ثواب جاریہ ملتا رہے گا۔

جامعہ میں طلبہ و طالبات کی برہتی تعداد کی وجہ سے طالبات کیلئے مستقل علاحدہ عمارت اور علاحدہ انتظام بہت ضروری ہو گیا ہے، چنانچہ ادارہ نے علاحدہ عمارت کا ایک پلان بنا کر کام کے آغاز کا ارادہ کر لیا ہے جو 42 کلاس رومس کے ساتھ تین منزل پر مشتمل ہوگی، ایک کلاس روم کی تعمیر کا تخمینہ تقریباً 4,95,000 روپے ہے۔ آپ حضرات سے گزارش ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا اپنے مرحوم والدین، اعضاء و اقارب کے ایصالِ ثواب کیلئے ایک کمرہ یا اس سے زائد کے خرچ کی ذمہ داری قبول فرمائیں، انشاء اللہ یہ تعاون آپ کے نامہ اعمال میں تا قیامت نیکیاں لکھا تا رہے گا۔

دیگر اہم ضروریات میں سے کچھ یہ ہیں: ☆ دیہی علاقوں میں مکاتب کا قیام ☆ شعبہ کمپیوٹر کیلئے کمپیوٹرز کی ضرورت ☆ لائبریری کیلئے مزید کتب اور الماریاں اور اس کی توسیع۔



جامعہ اسلامیہ بنات الابراار (لڑکیوں کیلئے) علاحدہ عمارت کا مجوزہ نقشہ

42 کلاس رومس کے ساتھ تین منزل پر مشتمل اس عمارت کی تعمیر کا کام جاری ہے،

ایک کلاس روم کی تعمیر کا تخمینہ تقریباً -/4,95,000 روپے ہے۔

آپ حضرات سے گزارش ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا اپنے مرحوم والدین، اعزاء و اقارب کے ایصالِ ثواب کیلئے ایک کمرہ یا اس سے زائد کے خرچ کی ذمہ داری قبول فرمائیں، انشاء اللہ یہ تعاون آپ کے نامہ اعمال میں تا قیامت نیکیاں لکھاتا رہے گا۔

تجوید القرآن ایجوکیشنل چارٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

آزاد نگر، امبر پیٹ، حیدرآباد-۱۳، ۵۰۰۰۱۳، اے۔ پی۔ بی۔ ایک نظر:

- تعداد طلبہ و طالبات (1297) • تعداد معلمین و معلمات (87)
- تعداد فارغین حفظ (770) • تعداد عالمات (12)
- تعداد فارغات ٹیلرنگ (730) • سالانہ مصارف تقریباً (-/82,00,000)

TAJWEEDUL QURAN EDUCATIONAL & CHARITABLE TRUST®

Azad Nagar, Amberpet, Hyderabad - 13. India.

Cell: 9700783103, 9849286540

A/c No: 10092106040, S.B.I. Amberpet, Hyd-13

E-mail: tajweedulquran9@gmail.com



Proposed view of Jamia Islamia Banatul Abrar (Girls Building)

42 class rooms ke saath teen manzil per mushtamil
is emaarat ka tameeri kaam jaari hai,
ek class room ki tameer ka kharch
taqreeban 4,95,000/- Rs. hai

Aap hazrat say guzarish hai ke Huzoor (s.a.w.s) ya apne
marhoom walidain, rishte-darow ke eesaal-e-sawab ke liye
ek room ya is say zayed ke kharch ki zimm-e-daari qubool
farmaien, Insha-Allah ye ta'awun aap ke naam-e-amaal me
ta-qiyaamat nekiyan likhata rahega.

TAJWEEDUL QURAN EDUCATIONAL & CHARITABLE TRUST® ba ek nazar

- ▶ Tedaad talaba wa taalibaat (1297)
- ▶ Tedaad Muallimeen wa Muallimaat (87)
- ▶ Tedaad Farigheen-e-Hifz (770) ▶ Tedaad Aalimaat (12)
- ▶ Tedaad farighaat tailoring (730)
- ▶ Saalana kharch (82,00,000/- Rs.)

TAJWEEDUL QURAN EDUCATIONAL & CHARITABLE TRUST®

Azad Nagar, Amberpet, Hyderabad - 13. India.

Cell: 9700783103, 9849286540

A/c No: 10092106040, S.B.I. Amberpet, Hyd-13

E-mail: tajweedulquran9@gmail.com